يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ

ماہنامہ

مجلس انصاراللہ بھارت کا ترجمان

انصار اللہ

قادیان

WE ARE THE HELPERS OF ALLAH
MAJLIS ANSARULLAH BHARAT

ستمبر/2020ء

محترم مولانا عطاء المجیب لون صاحب صدر مجلس انصاراللہ بھارت مؤرخہ 23/اگست 2020ء کو ناظمین کرام کیرالہ کے ساتھ آن لائن میٹنگ کرتے ہوئے۔ مکرم ایچ شمس الدین صاحب قائد اشاعت مجلس انصاراللہ بھارت ترجمانی کے فرائض سرانجام دیتے ہوئے

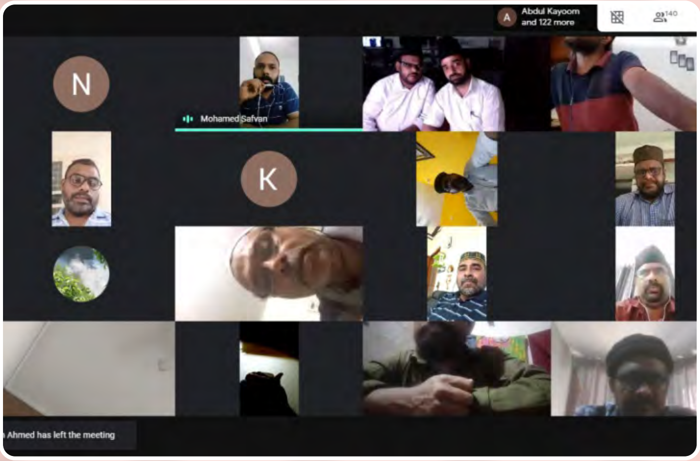

اس موقع پر ناظمین کرام کیرالہ کا ایک آن لائن منظر

محترم مولانا عطاء المجیب لون صاحب صدر
مجلس انصار اللہ بھارت
مؤرخہ 30/اگست 2020ء کو ناظمین کرام تامل ناڈو
کے ساتھ آن لائن میٹنگ کرتے ہوئے،
مکرم عطاء المغنی صاحب مبلغ سلسلہ ترجمانی کے
فرائض سرانجام دیتے ہوئے

اس موقع پر ناظمین کرام تامل ناڈو کا ایک آن لائن منظر

مجلس انصار اللہ چیلا کرہ (ضلع تریشور، صوبہ کیرالہ)
کی طرف سے احمدیہ قبرستان میں
وقار عمل کرتے ہوئے ایک منظر

مجلس انصار اللہ پتّہ پریمّ (ضلع ملاپورم، صوبی کیرالہ)
کے اراکین ایک نادار شخص کو کپڑے اور
نقدی کی صورت میں امداد پیش کرتے ہوئے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰہِ (سورۃ الصّف آیت:۱۵)

رَبِّ انۡفُخۡ رُوۡحَ بَرَکَۃٍ فِیۡ کَلَامِیۡ ھٰذَا وَ اجۡعَلۡ اَفۡئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھۡوِیۡۤ اِلَیۡہِ (فتح اسلام)

مَجۡلِسۡ اَنۡصَارُ اللّٰہ سلسلہ عالیہ احمدیہ بھارَتْ کا تَرۡجُمانْ

ماہنامہ انصار اللہ قادیان

جلد:18 | تبوک 1399 ہجری شمسی - ستمبر 2020ء | شمارہ:9

فہرست مضامین

❁	اداریہ	2
❁	درس القرآن ودرس الحدیث	3
❁	ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام	4
❁	گزارشات ازصدرمجلس انصاراللہ بھارت	5
❁	خلاصہ خطباتِ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	6
❁	اختتامی خطاب امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ یوکےفرمودہ 15 ستمبر 2019ء	11
❁	مکرم ناصرعلی خان صاحب مرحوم صدرجماعتِ احمدیہ غنچہ پاڑا کاذکرخیر	20
❁	موجودہ وباءCovid-19کےتناظرمیں	21
	تعارف کتب حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام، روحانی خزائن جلدنہم	22
❁	سوسال قبل ستمبر 1920ء	24
❁	اخبارمجالس	25

نگران

عطاءالمجیب لون
صدرمجلس انصاراللہ بھارت

مدیر

حافظ سیدرسول نیاز
Mob. 98763 32272

نائب مدیر

محمدعارف ربّانی
Mob. 60062 37424

مجلس ادارت

شیخ مجاہداحمدشاستری، ایچ شمس الدین، سیدطفیل احمدشہباز، جاویداحمدلون، تسنیم احمدبٹ، سیداعجازاحمدآفتاب

مینیجر

مقصوداحمدبھٹی
Mob. 84272 63701

مطبع

فضل عمرپرنٹنگ پریس قادیان

پروپرائٹر

مجلس انصاراللہ بھارت

مقام اشاعت

ایوان انصارقادیان، گورداسپور، پنجاب
فون : 01872-220186
ای میل:Ansarullah@qadian.in

بدل اشتراک سالانہ

سالانہ210روپے۔فی پرچہ20روپے
بیرون ملک سالانہ50یُوایس ڈالر

ٹائٹل ڈیزائن: آرمحموداحمدعبداللہ

شعیب احمدایم اے پرنٹروپبلشرنےفضل عمرپرنٹنگ پریس قادیان میں چھپواکردفترانصاراللہ بھارت قادیان سےشائع کیا : پروپرائٹرمجلس انصاراللہ بھارت

اداریہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

کھایا ہوا یاد رہتا ہے

حصول علم کیلئے نظریہ بصیرت (Insight Theory) نہایت مؤثر طریقہ ہے۔ یعنی وہ علم جو ہم خود سیکھتے ہیں۔ اس سلسلہ میں کوہلر (Kohler) کا تجربہ بہت مشہور ہے۔ اُس نے چھ جنگلی جانوروں کو ایک کمرے میں بند کر دیا۔ اور کمرے کی چھت میں ایک کیلا لٹکا دیا اور کچھ فاصلہ پر ایک صندوق رکھ دیا۔ جنگلی جانوروں نے اُچھل کود کر کے کیلے کو حاصل کرنے کی کوشش کی مگر وہ کامیاب نہیں ہوئے۔ ہاں ایک جانور نے اس صندوق کو کھینچ کر کیلے کے نیچے کیا۔ پھر اُس پر چڑھکر اچھل کر کیلا لے لیا۔ (جدید تعلیمی نفسیات: ایجوکیشنل بُک ہاؤس علی گڑھ)

گویا یہ اصول بچہ کو جدوجہد کر کے حصول علم کیلئے تیار کرتا ہے۔ پس جو انسان پوری توجہ اور انہماک کے ساتھ نماز ادا کرے گا اُسے نماز میں ایسا لطف اور سرور حاصل ہوگا کہ وہ پھر کبھی نماز کی ادائیگی میں غفلت نہیں برتے گا۔ چونکہ نماز کے بغیر وہ خود کو بھوکا اور پیاسا محسوس کریگا۔ وہ نہ صرف ذوق وشوق سے نماز بروقت ادا کرے گا بلکہ نماز کیلئے منتظر ہوگا۔ انسانی پیدائش کا مقصد عبادتِ الٰہی ہے۔ لہٰذا عبادت میں ہی فلاح دارین مضمر ہے۔ نماز میں لذت نہ آنے کی وجہ اور اُس کا علاج بتاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”خدا تعالیٰ سے نہایت سوز اور ایک جوش کے ساتھ یہ دعا مانگنی چاہئے کہ جس طرح پھلوں اور اَشیاء کی طرح طرح کی لذتیں عطا کی ہیں۔ نماز اور عبادت کا بھی ایک بار مزہ چکھادے۔ کھایا ہوا یاد رہتا ہے۔ دیکھو اگر کوئی شخص کسی خوبصورت کو ایک سُرور کے ساتھ دیکھتا ہے، تو وہ اُسے خوب یاد رہتا ہے اور پھر اگر کسی بدشکل اور مکروہ ہیئت کو دیکھتا ہے، تو اس کی ساری حالت بہ اعتبار اس کے مجسّم ہو کر سامنے آجاتی ہے۔ ہاں۔ اگر کوئی تعلق نہ ہو تو، کچھ یاد نہیں رہتا۔ اسی طرح بے نمازوں کے نزدیک نماز ایک تاوان ہے کہ ناحق صبح اُٹھ کر سردی میں وُضو کر کے خوابِ راحت چھوڑ کر کئی قسم کی آسائشوں کو کھو کر پڑھنی پڑتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اُسے بیزاری ہے، وہ اس کو سمجھ نہیں سکتا۔ اس لذت اور راحت سے جو نماز میں ہے اس کو اطلاع نہیں ہے پھر نماز میں لذت کیونکر حاصل ہو۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ ایک شرابی اور نشہ باز انسان کو جب سُرور نہیں آتا، تو وہ پَے در پے پیالے پیتا جاتا ہے، یہانتک کہ اُس کو ایک قسم کا نشہ آجاتا ہے۔ دانشمند اور بزرگ انسان اِس سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے اور وہ یہ کہ نماز پر دَوام کرے اور پڑھتا جاوے۔ یہانتک کہ اُس کو سُرور آجاوے اور جیسے شرابی کے ذہن میں ایک لذّت ہوتی ہے، جس کا حاصل کرنا اس کا مقصود بالذات ہوتا ہے۔ اِسی طرح سے ذہن میں ساری طاقتوں کا رُجحان نماز میں اُسی سُرور کا حاصل کرنا ہو اور پھر ایک خلوص اور جوش کے ساتھ کم از کم اس نشہ باز کے اِضطِراب اور قلق وکرب کی مانند ہی ایک دُعا پیدا ہو کہ وہ لذّت حاصل ہو تو مَیں کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ یقیناً یقیناً وہ لذت حاصل ہو جاوے گی۔“

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 104)

حضرت مصلح موعودؓ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں۔ ع

رغبت دل سے ہو پابند نماز و روزہ   نظر انداز کوئی حصّۂ احکام نہ ہو

نماز میں اغماض کے نتیجہ میں انسان قبلہ سے پار خدا تک پہنچتا ہے، ذوق عبادت حاصل کرتا ہے۔ اور یہی حقیقی نماز ہے۔ ع

ہے پرے سرحد اِدراک سے اپنا مسجود   قبلے کو اہل نظر قبلہ نما کہتے ہیں

دراصل نماز باجماعت ایک مستقل اور مسلسل عمل کا نام ہے۔ اس لئے ہمیں بار بار اس کی تاکید اور تلقین کی جاتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”صرف اگر ہم باجماعت نماز کو ہی لے لیں تو وہاں بھی ہمارے معیار جو ہیں بہت پیچھے ہیں بلکہ عہدیداروں کے بھی معیار بہت پیچھے ہیں۔ اگر ہم اپنا جائزہ لیں تو باوجود انصار اللہ کہلانے کے ہماری حالت قابل فکر ہے۔ آپ علیہ السلام تو ہر فردِ جماعت سے اعلیٰ معیار چاہتے ہیں کجا یہ کہ انصار اللہ کہلا کر اس طرف توجہ نہ دیں جو توجہ کا حق ہے۔“ (خطاب فرمودہ: 15 ستمبر 2019ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں اِس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حافظ سید رسول نیاز

القرآن الکریم

لَيۡسَ عَلَى الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيۡمَا طَعِمُوۡۤا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوۡا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحۡسَنُوۡا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۝

(المائدۃ:94)

ترجمہ: وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل بجالائے ان پر اس میں کوئی گناہ نہیں جو وہ کھاتے ہیں بشرطیکہ کہ وہ تقویٰ اختیار کریں اور ایمان لائیں اور نیک عمل کریں پھر (مزید) تقویٰ اختیار کریں اور (مزید) ایمان لائیں پھر اور بھی تقویٰ اختیار کریں اور احسان کریں اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

حدیث النّبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عَنۡ اَبِیۡ هُرَيۡرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ : قِيۡلَ يَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ مَنۡ اَكۡرَمُ النَّاسِ ؟ قَالَ اَتۡقَاهُمۡ ، فَقَالُوۡا لَيۡسَ عَنۡ هٰذَا نَسۡأَلُكَ قَالَ: فَيُوۡسُفُ نَبِیُّ اللّٰهِ بۡنُ نَبِیِّ اللّٰهِ بۡنِ نَبِیِّ اللّٰهِ بۡنِ خَلِيۡلِ اللّٰهِ، قَالُوۡا: لَيۡسَ عَنۡ هٰذَا نَسۡأَلُكَ، قَالَ فَعَنۡ مَعَادِنِ الۡعَرَبِ تَسۡأَلُوۡنِیۡ ؟ خِيَارُهُمۡ فِی الۡجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمۡ فِی الۡاِسۡلَامِ اِذَا فَقِهُوۡا ۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سے زیادہ عزّت والا کون ہے؟ حضوؐر نے فرمایا۔ لوگوں میں سے جو زیادہ متّقی ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا ہم روحانی اعزاز کے متعلق نہیں پوچھ رہے۔ اس پر حضوؐر نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت یوسفؑ جو اللہ تعالیٰ کے نبی کے بیٹے تھے اور اللہ تعالیٰ کے نبی (اسحٰقؑ) کے پوتے اور خلیل اللہ کے پڑپوتے تھے۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ ہم اس کے متعلق بھی نہیں پوچھ رہے۔ حضوؐر نے فرمایا تو کیا تم عرب کے اعلیٰ خاندانوں کے متعلق پوچھ رہے ہو؟ ان میں سے جو جاہلیت میں معزّز تھے اسلام میں بھی معزّز ہیں بشرطیکہ وہ دین کو سمجھتے اور اس کا فہم رکھتے ہوں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ متقی کو نابکار ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا

’’ہمیشہ دیکھنا چاہئے کہ ہم نے تقویٰ وطہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔اس کا معیار قرآن ہے۔اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں ایک یہ بھی نشان رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہاتِ دنیا سے آزاد کرکے اس کے کاموں کا خود متکفل ہو جاتا ہے۔جیسا کہ فرمایا وَمَنۡ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجۡعَلۡ لَّهٗ مَخۡرَجًا۔ وَّيَرۡزُقۡهُ مِنۡ حَيۡثُ لَا يَحۡتَسِبُ (الطّلاق:3، 4) جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے، اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت میں اس کے لئے راستہ مخلصی کا نکال دیتا ہے اور اس کے لئے ایسے روزی کے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے علم وگمان میں نہ ہوں۔یعنی یہ بھی ایک علامت متقی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو نابکار ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا۔مثلاً ایک دوکاندار یہ خیال کرتا ہے کہ دروغگوئی کے سوا اُس کا کام نہیں چل سکتا، اِس لئے دروغگوئی سے باز نہیں آتا اور جھوٹ بولنے کے لئے وہ مجبوری ظاہر کرتا ہے۔لیکن یہ امر ہرگز سچ نہیں۔خدا تعالیٰ متقی کا خود محافظ ہو جاتا، اور اُسے ایسے موقع سے بچا لیتا ہے جو خلافِ حق پر مجبور کرنے والے ہوں۔ یاد رکھو جب اللہ تعالیٰ کو کسی نے چھوڑا تو خدا نے اسے چھوڑ دیا۔جب رحمٰن نے چھوڑ دیا تو ضرور شیطان اپنا رشتہ جوڑے گا۔‘‘

(پہلی تقریر 25 دسمبر 1897ء۔ملفوظات جلد 1 صفحہ 10، 11 آن لائن ایڈیشن 2016ء)

’’تقویٰ کے بہت سے اجزاء ہیں۔عُجب، خود پسندی، مالِ حرام سے پرہیز اور بداخلاقی سے بچنا بھی تقویٰ ہے۔جو شخص اچھے اخلاق کا اظہار کرتا ہے اس کے دشمن بھی دوست ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِدۡفَعۡ بِالَّتِيۡ هِيَ اَحۡسَنُ۔(المومنون:97) اب خیال کرو کہ یہ ہدایت کیا تعلیم دیتی ہے؟ اس ہدایت میں اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ اگر مخالف گالی بھی دے تو اس کا جواب گالی سے نہ دیا جائے بلکہ اس پر صبر کیا جائے۔اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مخالف تمہاری فضیلت کا قائل ہو کر خود ہی نادم اور شرمندہ ہوگا اور یہ سزا اُس سزا سے بہت بڑھ کر ہوگی جو انتقامی طور پر تم اُس کو دے سکتے ہو، یوں تو ایک ذرا سا آدمی اقدام قتل تک نوبت پہنچا سکتا ہے لیکن انسانیت کا تقاضا اور تقویٰ کا منشاء یہ نہیں ہے۔خوش اخلاقی ایک ایسا جوہر ہے کہ مُوذی سے مُوذی انسان پر بھی اُس کا اثر پڑتا ہے۔کسی نے کیا اچھا کہا ہے کہ ؎

لُطف کن لُطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش‘‘

(کہ مہربانی سے پیش آؤ تو بیگانے بھی تمہارے حلقہ احباب میں شامل ہو جائیں گے۔)

(دوسری تقریر 27 دسمبر 1897ء۔ملفوظات جلد 1 صفحہ 68، 69 آن لائن ایڈیشن 2016ء)

خطاب سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اہم نکات

15 ستمبر 2019ء کو سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ برطانیہ کے موقع پر سیدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بیان فرمودہ خطاب کا مکمل متن اس شمارہ میں شائع کیا جارہا ہے۔تمام انصار برادران سے گزارش کی جاتی ہے کہ نہایت غوروخوض سے وہ اِس خطاب کا مطالعہ فرمائیں۔جیسا کہ آپ سب کو علم ہے کہ امسال کرونا وباء کی وجہ سے سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت منعقد نہیں ہوگا۔سیدنا حضورانور کے اسی خطاب کو امسال کیلئے ہمیں حضورانور کا پیغام سمجھتے ہوئے ایک ایک لفظ پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔اس خطاب میں بیان فرمودہ چند اہم نکات کی طرف خاکسار آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہے تا کہ آپ اس کا مطالعہ بغور کرسکیں۔

(1) سیدنا حضورانور نے اس خطاب میں ہمیں خصوصاً انصاراللہ کو نماز باجماعت کی طرف نہایت درد سے توجہ دلائی ہے۔

(2) حضور نے انصاراللہ کو اعلیٰ معیار قائم کرنے کی نصیحت فرمائی ہے۔کیونکہ انصاراللہ کے نمونے نوجوانوں کے لیے صحیح سمت متعین کرنے، بچوں کے لیے راہ نما اور معاشرہ میں تبدیلیاں لانے والے ہوں گے۔

(3) حضورانور نے حضرت مسیح موعودؑ کے اقتباس کے حوالہ سے فرمایا کہ صرف نام کے مسلمان ہونا کافی نہیں ہے،صرف الفاظ اور باتوں سے کچھ فائدہ نہ ہوگا بلکہ عمل کام آتے ہیں۔ہمارے قول وفعل برابر ہوں اور نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰهِ یعنی ہم اللہ کے انصار ہیں کا دعویٰ ہمارے عمل سے ثابت ہونا چاہئے۔عمل نہ کرنے والے مسلمانوں کی وجہ سے اسلام کو داغ لگتا ہے۔

(4) عمل،عقل اور کلام الٰہی سے کام لیکر سچی معرفت اور یقین حاصل کر کے دوسروں کو ظلمت سے نور کی طرف لانے کا وسیلہ بنو۔

(5) حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کا وعدہ کہ میرے ماننے والے علم ومعرفت میں کمال حاصل کریں گے اُن لوگوں کے حق میں پورا ہوگا جو عمل کرنے والے ہوں گے۔

(6) ہر احمدی کو تقویٰ کی راہ اختیار کرنی چاہیے کیونکہ شریعت کا خلاصہ ہی تقویٰ ہے۔حضور فرماتے ہیں قبولیت دعا کیلئے تقویٰ ضروری ہے۔

(7) ہر احمدی اپنا جائزہ خود لے سکتا ہے۔اس ضمن میں سیدنا حضورانور نے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کا ایک اقتباس پیش فرمایا کہ تقویٰ کیلئے لازمی ہے کہ انسان اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں گزارے،تکبر اور غضب سے اجتناب کرے،مسکین سے مسکینی سے ملے اور غریب کی بات سنے۔کیونکہ یہ عاجزی کی بنیاد ہے۔

(8) حضورانور نے ایک خاص نکتہ بیان فرمایا کہ تقویٰ ہوگا تو دینی علوم کے ساتھ دنیوی علوم کے بھی راستے کھلیں گے۔ان کا بھی اِدراک حاصل ہوگا اور اس سے پھر علم ومعرفت میں بھی ترقی ہوگی۔

(9) اسلام کے مخالف اسلام کے خلاف چھ کروڑ کتابیں لکھ چکے ہیں۔یہ عجیب امر ہے کہ ہندوستان میں اُس وقت مسلمانوں کی تعداد بھی چھ کروڑ ہی تھی۔اس لیے اب ہماری سب سے بڑی ذمہ داری ہے کہ اسلام کو سمجھیں اپنی حالتوں کو بہتر کریں اور اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کریں اور حقیقی اسلام دنیا کو دکھانے کے لیے میدان میں اُتریں۔

(10) سیدنا حضورانور نے فرمایا کہ انصار کی عمر تو ایسی ہوتی ہے کہ ان کو تو بڑی فکر رہنی چاہیے۔

(11) حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے ایک اقتباس کے حوالہ سے سیدنا حضورانور نے عذاب الٰہی نازل ہونے سے پہلے توبہ کرنے،ہم انصاراللہ کو خاص طور پر تہجد کی نماز کیلئے اٹھنے کی کوشش کرنے اور پانچ وقت کی نمازیں نہایت دلجمعی کے ساتھ ادا کرنے،دعا کرنے اور نیک نمونے قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

پیارے انصار بھائیو! خلیفہ وقت کی آواز میں خدا کا منشاء ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں خلیفہ وقت کے منشاء کو سمجھنے اور ان ہدایات پر کما حقہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

عطاء المجیب لون
صدر مجلس انصاراللہ بھارت

خلاصہ جات خطباتِ جمعہ ماہ جولائی 2020ء

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خطبہ جمعہ: 03 جولائی 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
حضرت سعد بن معاذؓ کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مرزا بشیر احمد صاحب غزوہ احد کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ صحابہ کی ایک بڑی جماعت کے ہمراہ نماز عصر کے بعد مدینہ سے نکلے۔ قبیلہ اَوس اور خزرج کے رؤساء سعد بن معاذ اور سعد بن عبادۃ آپ کی سواری کے سامنے آہستہ آہستہ دوڑتے جاتے تھے اور باقی صحابہ آپ کے دائیں اور بائیں اور پیچھے چل رہے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ غزوہ احد سے مدینہ واپس آئے اور اپنے گھوڑے سے اترے تو آپ حضرت سعد بن معاذ اور حضرت سعد بن عبادۃ کا سہارا لیتے ہوئے اپنے گھر میں داخل ہوئے۔ حضرت سعد بن معاذ کی والدہ کو آنحضرت ﷺ سے کس قدر محبت تھی اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ

جنگ احد سے واپسی پر رسول کریم ﷺ کی سواری کی باگ حضرت سعد بن معاذ پکڑے ہوئے فخر سے چل رہے تھے جنگ میں آپ کا بھائی بھی مارا گیا تھا۔ حضرت سعدؓ کی والدہ کی عمر اس وقت کوئی اسّی بیاسی سال کی تھی بہت کمزور نظر تھی۔ یہ مشہور ہو گیا تھا مدینہ میں کہ آنحضرتؐ کو شہید کر دیا گیا ہے تو یہ خبر سن کر وہ بڑھیا بھی لڑکھڑاتی ہوئی مدینہ سے باہر نکلی جا رہی تھی حضرت سعد نے کہا یا رسول اللہ میری ماں آ رہی ہے۔ جب آپ اس بوڑھی عورت کے قریب آئے تو اس نے اپنے بیٹوں کے متعلق کوئی خبر نہیں پوچھی۔ پوچھا تو یہ پوچھا کہ رسول کریم ﷺ کہاں ہیں۔ حضرت سعد نے جواب دیا آپ کے سامنے ہیں۔ اس بوڑھی عورت نے اوپر نظر اٹھائی اور اس کی کمزور نگاہیں رسول کریم ﷺ کے چہرے پر پھیل کر رہ گئیں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا بی بی مجھے افسوس ہے تمہارا جوان بیٹا اس جنگ میں شہید ہو گیا ہے۔ بڑھاپے میں کوئی شخص ایسی خبر سنتا ہے اس کے اوسان خطا ہو جاتے ہیں لیکن اس بڑھیا نے کیسا محبت بھرا جواب دیا کہ یا رسول اللہ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔ مجھے تو آپ کی خیریت کی فکر تھی۔

حضرت مصلح موعود نے یہ واقعہ بیان کیا اس کے بعد آپ نے احمدی خواتین کو فریضہ تبلیغ پر توجہ دلاتے ہوئے، فرمایا کہ یہی وہ عورتیں تھیں جو اسلام کی اشاعت اور تبلیغ میں مردوں کے دوش بدوش چلتی تھیں اور یہی وہ عورتیں تھیں جن کی قربانیوں پر اسلامی دنیا فخر کرتی ہے۔ تمہارا بھی دعویٰ ہے کہ تم حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لائی ہو اور حضرت مسیح موعودؑ، رسول کریم ﷺ کے بروز ہیں گویا دوسرے لفظوں میں تم صحابیات کی بروز ہو لیکن تم صحیح طور پر بتاؤ کہ کیا تمہارے اندر دین کا وہی جذبہ موجزن ہے جو صحابیات میں تھا کیا تمہارے اندر وہی نور موجود ہے جو صحابیات میں تھا کیا تمہاری اولادیں ویسی ہی نیک ہیں جیسی صحابیات میں تھیں۔ اگر تم غور کرو گی تو تم اپنے آپ کو صحابیات سے بہت پیچھے پاؤ گی۔ صحابیات نے تو جو قربانیاں کیں آج تک دنیا کے پردے پر اس کی مثال نہیں ملتی۔ ان کی قربانیاں جو انہوں نے اپنی جان پر کھیل کر کیں اللہ تعالیٰ کو ایسی پیاری لگیں کہ اللہ تعالیٰ نے بہت جلد ان کو کامیابی عطا کی اور دوسری قومیں جس کام کو صدیوں میں نہ کر سکیں

ان کو صحابہ اور صحابیات نے چند سالوں کے اندر کر کے دکھا دیا۔

غزوہ خندق کے دوران ابوسفیان نے بنو قریظہ کے رئیس کعب بن اسود کو سبز باغ دکھا کر اور مسلمانوں کی تباہی کا یقین دلا کر مسلمانوں سے کئے گئے معاہدے پر عمل نہ کرنے پر راضی کر لیا بلکہ اس بات پر بھی راضی کر لیا کہ وہ کفار مکہ کے مددگار بن جائیں گے۔ آنحضرت ﷺ کو بنو قریظہ کی خطرناک غداری کا علم ہوا تو آپ نے قبیلہ اَوس و خزرج کے رئیس سعد بن معاذ اور سعد بن عبادۃ اور بعض دوسرے بااثر صحابہ کو ایک وفد کے طور پر بنو قریظہ کی طرف روانہ فرمایا۔ بنو قریظہ اور ان کے رئیس کعب بن اسود معاہدہ کا ذکر ہونے پر بولے کہ جاؤ محمدؐ اور ہمارے درمیان کوئی معاہدہ نہیں ہوا ہم نے کوئی معاہدہ نہیں کیا۔ یہ الفاظ سن کر صحابہ کا یہ وفد واپس اٹھ کر چلا آیا اور سعد بن معاذ اور سعد بن عبادۃ نے آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر مناسب طریق پر حالات کی اطلاع دی۔ جنگ خندق کے اختتام پر جب شہر میں واپس آئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کشفی رنگ میں بنو قریظہ کی غداری اور بغاوت کی سزا دینے کا بتایا۔ آئندہ انشاءاللہ یہ تفصیل بیان کروں گا۔

خطبہ جمعہ: 10 جولائی 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
حضرت سعد بن معاذؓ کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ جنگ احزاب کے بیس دنوں کے بعد مسلمانوں نے اطمینان کا سانس لیا۔ مگر اب بنو قریظہ کا معاملہ طے ہونے والا تھا ان کی غداری ایسی نہیں تھی کہ نظر انداز کی جاتی۔ رسول کریم ﷺ نے واپس آتے ہی اپنے صحابہ سے فرمایا کہ گھروں میں آرام نہ کرو بلکہ شام سے پہلے پہلے بنو قریظہ کے قلعوں تک پہنچ جاؤ۔ یہود دروازہ بند کر کے قلعہ بند ہو گئے اور مسلمانوں کے ساتھ لڑائی شروع کر دی حتی کہ ان کی عورتیں بھی لڑائی میں شریک ہوئیں۔ لیکن کچھ دن کے محاصرے کے بعد یہود نے یہ محسوس کر لیا کہ وہ لمبا مقابلہ نہیں کر سکتے تب ان کے سرداروں نے رسول اللہ ﷺ سے خواہش کی کہ وہ ابولبابہ انصاری کو جو ان کے دوست اور اوس قبیلے کے سردار تھے ان کے پاس بھجوائیں تا کہ وہ ان سے مشورہ کر سکیں۔ آپؐ نے ابولبابہ کو بھجوا دیا۔ ان سے یہود نے مشورہ پوچھا کہ کیا محمد رسول اللہ ﷺ کے اس مطالبے کو کہ فیصلہ میرے سپرد کرتے ہوئے تم ہتھیار پھینک دو ہم مان لیں؟ ابولبابہ نے منہ سے تو کہا ہاں مان لو لیکن اپنے گلے پر اس طرح ہاتھ پھیرا جس طرح قتل کی علامت ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس وقت تک اپنا فیصلہ ظاہر نہیں کیا تھا مگر ابولبابہ نے اپنے دل میں یہ سمجھتے ہوئے کہ ان کے اس جرم کی سزا سوائے قتل کے اور کیا ہو گی بغیر سوچے سمجھے اشارے کے ساتھ ان سے ایک بات کہہ دی جو آخر ان کی تباہی کا موجب ہوئی۔ چنانچہ یہود نے کہہ دیا کہ ہم محمد رسول اللہؐ کا فیصلہ ماننے کو تیار نہیں۔ بلکہ ہم اپنے حلیف قبیلہ اَوس کے سردار سعد بن معاذ کا فیصلہ مانیں گے۔ جو فیصلہ وہ کریں گے ہمیں منظور ہو گا۔

رسول کریم ﷺ نے بھی ان کے اس مطالبے کو مان لیا۔ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہود کے قلعہ کے پاس پہنچے۔ اس کے بعد سعد نے جب تینوں سے وعدہ لے لیا تو بائبل کے حکم کے مطابق یہ فیصلہ سنایا بائبل میں لکھا ہے: اور جب تو کسی شہر کے پاس اس سے لڑنے کے لئے آ پہنچے تو پہلے اس سے صلح کا پیغام کر تب یوں ہو گا کہ اگر وہ تجھے جواب دیں کہ صلح منظور اور دروازہ تیرے لئے کھول دے تو ساری خلق جو اس شہر میں پائی جائے تیری خراج گزار ہو گی اور تیری خدمت کرے گی اور اگر وہ تجھ سے صلح نہ کرے بلکہ تجھ سے جنگ کرے تو تُو اس کا محاصرہ کر اور جب خداوند تیرا خدا اسے تیرے قبضہ میں کر دے تو وہاں کے ہر ایک مرد کو تلوار کی دھار سے قتل کر مگر عورتوں اور لڑکوں اور مواشی کو اور جو کچھ اس شہر میں ہو اس کا سارا لوٹ اپنے لئے لے اور تو اپنے دشمنوں کی اس لوٹ کو جو خداوند تیرے خدا نے تجھے دی ہے کھائیو۔

یہ بائبل کے الفاظ ہیں یہ پڑھے حضرت سعد نے اور اس کے مطابق فیصلہ کیا۔ اس فیصلے کی ذمہ داری محمد رسول اللہ ﷺ یا مسلمانوں پر نہیں یہ تو ان کی اپنی کتاب کے مطابق فیصلہ تھا بلکہ اس کی ذمہ داری موسیٰ پر اور تورات پر اور ان یہودیوں پر ہے جنہوں نے غیر قوموں کے ساتھ ہزاروں سال اس طرح معاملہ کیا تھا اور جن کو محمد رسول اللہ ﷺ کے رحم کیلئے بلایا گیا تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا محمد

رسول اللہ ﷺ کی بات ماننے کیلئے ہم تیار نہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں کہ آج عیسائی دنیا شور مچاتی ہے کہ محمد رسول اللہؐ نے ظلم کیا۔ کیا عیسائی مصنف اس بات کو نہیں دیکھتے کہ محمد رسول اللہؐ نے کسی دوسرے موقع پر کیوں ظلم نہ کیا۔ باقی تو کہیں ظلم نظر نہیں آتا سینکڑوں دفعہ دشمن نے محمد رسول اللہؐ کے رحم پر اپنے آپ کو چھوڑا اور ہر دفعہ محمد رسول اللہؐ نے ان کو معاف کر دیا یہ ایک ہی موقع ہے کہ جب دشمن نے اصرار کیا کہ ہم محمد رسول اللہؐ کے فیصلے کو نہیں مانیں گے۔ پس اگر کسی نے ظلم کیا تو یہود نے اپنی جانوں پر ظلم کیا جنہوں نے محمد رسول اللہؐ کا فیصلہ ماننے سے انکار کر دیا۔

آخر پر حضور انور نے مکرمہ حاجیہ رقیہ خالد صاحبہ، مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ، مکرم علی احمد صاحب اور مکرمہ رفیقاں بی بی صاحبہ کا ذکر خیر فرمایا جن کی گزشتہ دنوں وفات ہوئی۔ حضور انور نے ان کے ساتھ ان افراد کو بھی نماز جنازہ میں شامل فرمایا جن کی لاک ڈاؤن کی وجہ سے نماز جنازہ ادا نہیں کی جاسکی تھی۔

خطبہ جمعہ: 17 جولائی 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
حضرت سعد بن معاذؓ اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: غزوہ احزاب میں حضرت سعد بن معاذ کو ایسا کاری زخم آیا کہ وہ بالآخر اس سے جانبر نہ ہو سکے۔ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں ان کیلئے ایک خیمہ نصب کیا تا کہ قریب رہ کر ان کی عیادت کر سکیں۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ حضرت سعد کا زخم خشک ہو کر اچھا ہونے لگا تو انہوں نے دعا کی کہ اے اللہ تو جانتا ہے کہ مجھے تیری راہ میں اس قوم کے خلاف جہاد کرنے سے بڑھ کر کوئی چیز زیادہ محبوب نہیں جس نے تیرے رسول کو جھٹلایا اور اسے نکال دیا۔ اے اللہ میں خیال کرتا ہوں کہ تو نے ہمارے اور ان کے درمیان جنگ کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اگر قریش کی جنگ میں سے کچھ باقی ہے تو مجھے ان کے مقابلے کیلئے زندہ رکھ تا کہ میں تیری راہ میں ان سے جہاد کر سکوں اور اگر تو نے ہمارے اور ان کے درمیان جنگ کا خاتمہ کر دیا ہے جس طرح کہ میری سوچ ہے تو پھر میری رگ کھول دے اور اس زخم کو میری شہادت کا ذریعہ بنا دے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ زخم اسی رات پھٹ گیا اور اس میں سے خون بہنے لگا۔ نبی کریم ﷺ کو معلوم ہوا تو آپ ان کے پاس تشریف لائے ان کا سر اپنی گود میں رکھا اور انہیں سفید چادر سے ڈھانپ دیا گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ سعد نے تیری راہ میں جہاد کیا اور تیرے رسول کی تصدیق کی اور جو اس کے ذمہ تھا اسے ادا کر دیا پس تو اس کی روح کو اس خیر کے ساتھ قبول فرما جس کے ساتھ تو کسی روح کو قبول کرتا ہے۔ جب سعد کا جنازہ اٹھا تو سعد کی بوڑھی والدہ نے بتقاضائے محبت کسی قدر بلند آواز سے ان کا نوحہ کیا اور اس نوحہ میں زمانہ کے دستور کے مطابق سعد کی بعض خوبیاں بیان کیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نوحہ کرنے والیاں بہت جھوٹ بولا کرتی ہیں لیکن اس وقت سعد کی ماں نے جو کچھ کہا ہے وہ سچ کہا ہے۔ اسکے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھائی اور دفنانے کیلئے خود ساتھ تشریف لے گئے اور قبر کی تیاری تک وہیں ٹھہرے اور آخر وہاں سے دعا کرنے کے بعد تشریف لائے۔ غالباً اسی دوران میں کسی موقع پر آپ نے فرمایا کہ سعد کی موت پر خدائے رحمان کا عرش جھومنے لگ گیا ہے۔ حضرت ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے جنت البقیع میں حضرت سعد بن معاذ کی قبر کھودی تھی۔ جب ہم مٹی کا کوئی حصہ کھودتے تو مشک کی خوشبو آتی۔ حضرت سعد بن معاذ کی عمر وفات کے وقت 37 سال کی تھی۔

حضور انور نے فرمایا: اگلے جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت سعد بن ابی وقاص۔ آپ ان دس صحابہ میں سے ہیں جن کو رسول اللہؐ نے اپنی زندگی میں جنت کی بشارت دی تھی۔ حضرت سعد ان میں سے سب سے آخر پہ فوت ہوئے۔ اولین اسلام لانے والوں میں حضرت ابوبکر کی تبلیغ سے پانچ ایسے اشخاص ایمان لائے جو اسلام میں جلیل القدر اور عالی مرتبہ اصحاب میں شمار کئے جاتے ہیں۔ ان میں تیسرے حضرت سعد بن ابی وقاص تھے۔ حضرت عمر کے زمانے میں عراق انہی کے ہاتھ پر فتح ہوا اور امیر معاویہ کے زمانہ میں فوت ہوئے تھے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص کا باقی ذکر ان شاء اللہ آئندہ ہوگا۔

آخر پر حضور انور نے مکرم ماسٹر عبدالسمیع خان صاحب اور مکرم سید

مجیب اللہ صادق صاحب کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے اور ان مرحومین کے ساتھ مکرم رانا نعیم الدین صاحب کی بھی نماز جنازہ غائب ادا کرنے کا اعلان فرمایا۔

خطبہ جمعہ: 24 جولائی 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت سعد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بدر احد خندق حدیبیہ خیبر فتح مکہ سمیت تمام غزوات میں شرکت فرمائی۔ آپ رسول اللہ ﷺ کے بہترین تیرانداز صحابہ میں سے تھے۔ حضرت سعد وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے اللہ کی راہ میں خون بہایا اور آپ وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے اللہ کی راہ میں تیر چلایا اور یہ واقعہ سریہ حضرت عبیدۃ بن حارث کا ہے۔

جمادی الاولیٰ دو ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن ابی وقاص کو آٹھ مہاجرین کے ایک دستہ پر امیر مقرر فرما کر قریش کی خبر رسانی کیلئے خرار مقام کی طرف روانہ فرمایا تھا۔ اسی طرح آپؓ سریہ حضرت عبداللہ بن جحش میں بھی شامل ہوئے تھے۔

حضرت سعد کی بہادری کے بارے میں روایت ملتی ہے کہ غزوہ بدر کے موقع پر حضرت سعد پیدل ہونے کے باوجود شہ سواروں کی طرح بہادری سے لڑ رہے تھے۔ اسی وجہ سے حضرت سعد کو فارس الاسلام کہا جاتا تھا یعنی اسلام کا شہ سوار۔ غزوہ احد کے موقع پر حضرت سعد بن ابی وقاص ان گنتی کے چند لوگوں میں سے تھے جو سخت افراتفری کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ثابت قدم رہے۔ غزوہ احد کے موقع پر حضرت سعد بن ابی وقاص کا بھائی عتبہ بن ابی وقاص جو مشرکین کی طرف سے جنگ میں شریک ہوا تھا۔ اُس نے شدید حملہ کر کے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے کے دو دندان مبارک شہید کئے اور دہن مبارک سخت زخمی کر دیا۔ عتبہ کے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص مسلمانوں کی طرف سے لڑ رہے تھے جب ان کو عتبہ کی بدبختی کا علم ہوا تو جوش انتقام سے ان کا سینہ کھولنے لگا وہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بھائی کے قتل پر ایسا حریص ہو رہا تھا کہ شاید کبھی کسی اور چیز کی مجھے ایسی حرص نہ لگی ہو۔ دو مرتبہ دشمن کی صفوں کا سینہ چیر کر اس ظالم کی تلاش میں نکلا کہ اپنے ہاتھ سے اس کے ٹکڑے اڑا کر اپنا سینہ ٹھنڈا کروں مگر وہ مجھے دیکھ کر ہمیشہ اس طرح کترا کر نکل جاتا تھا جس طرح لومڑی کترا جایا کرتی ہے آخر جب میں نے تیسری مرتبہ اس طرح گھس جانے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ازراہ شفقت مجھ سے فرمایا کہ اے بندہ خدا تیرا کیا جان دینے کا ارادہ ہے؟ چنانچہ میں حضور ﷺ کے روکنے سے اس ارادے سے باز رہا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود تیر پکڑاتے جاتے تھے اور حضرت سعد یہ تیر دشمن پر بے تحاشا چلاتے جاتے تھے۔ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد سے فرمایا تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں برابر تیر چلاتے جاؤ۔ سعد اپنی آخری عمر تک ان الفاظ کو نہایت فخر کے ساتھ بیان کیا کرتے تھے۔

غزوہ احد کے موقع پر ایک خطرناک دشمن جن کا نام حبان بتایا جاتا ہے نے ایک تیر چلایا جو حضرت ام ایمن کے دامن میں جا لگا جبکہ وہ زخمیوں کو پانی پلانے میں مصروف تھیں اس پر حبان ہنسنے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد کو حبان پر چلانے کیلئے ایک تیر پیش کیا وہ تیر حبان کے حلق میں جا لگا اور وہ پیچھے گر پڑا جس سے اسکا ننگ ظاہر ہو گیا اس پر رسول اللہ ﷺ مسکرا دیئے۔ نبی کریم ﷺ کو یہ خوشی اللہ کے اس احسان پر تھی کہ اس نے ایک خطرناک دشمن کو ایک ایسے تیر سے راستے سے ہٹایا جس کا پھل بھی نہیں تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ غزوہ احد کے دن حضرت سعد نے ایک ہزار تیر برسائے۔

صلح حدیبیہ کے موقع پر صلح نامہ پر جن صحابہ نے بطور گواہ دستخط کئے ان میں حضرت سعد بن ابی وقاص بھی شامل تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر حضرت سعد بن ابی وقاص کے پاس مہاجرین کے تین جھنڈوں میں سے ایک جھنڈا تھا۔ حجۃ الوداع کے موقع پر حضرت سعد بیمار ہو گئے اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت سعد بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ میں بیمار ہو گیا اور موت کے قریب پہنچ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کرنے میرے پاس تشریف لائے میں نے عرض کی یا رسول اللہ میرے پاس بہت زیادہ مال ہے اور میری وارث میری صرف ایک بیٹی

ہے تو کیا میں دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا پھر نصف مال صدقہ کر دوں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کی پھر ایک تہائی مال صدقہ کر دوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھیک ہے مگر یہ بھی بہت زیادہ ہے۔ حضور انور نے فرمایا: اس روایت سے فقہ والے بھی یہ استنباط کرتے ہیں کہ ایک تہائی مال سے زیادہ کی وصیت نہیں ہو سکتی۔ حضور نے فرمایا: ان کے ذکر کا باقی حصہ انشاء اللہ آئندہ بیان کروں ابھی کچھ حصہ رہتا ہے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے مکرمہ بشریٰ اکرم صاحبہ اہلیہ محمد اکرم باجوہ صاحب، مکرم اقبال احمد صاحب، مکرمہ غلام فاطمہ فہمیدہ صاحبہ، مکرم محمد احمد انور صاحب حیدرآبادی اور مکرم سلیم حسن الجابی صاحب مرحوم آف سیریا کے اوصاف حمیدہ بیان کیے اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب ادا کئے جانے کا اعلان فرمایا۔

خطبہ جمعہ: 31 جولائی 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
بعثت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقصد

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج صبح ہم نے عید بھی پڑھی ہے اور آج جمعہ بھی ہے جب عید اور جمعہ ایک دن جمع ہو جائیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ملتا ہے کہ جو لوگ چاہیں جمعہ کے بجائے ظہر کی نماز ادا کر لیں اس کی اجازت ہے مگر ساتھ ہی آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ ہم تو جمعہ پڑھیں گے۔ آپؐ نے جمعہ پڑھا تھا اس لئے میں نے امیر صاحب کو اس کی روشنی میں یہی کہا تھا کہ جو ظہر کی نماز پڑھنا چاہیں بیشک ظہر کی نماز باجماعت پڑھ لیں اور جمعہ نہ پڑھیں لیکن ہم یہاں آنحضرتؐ کے عمل کی پیروی میں آج جمعہ پڑھ رہے ہیں۔

میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کچھ اقتباسات لئے ہیں جن میں حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی بعثت کے مقصد کو بیان فرمایا ہے۔ اپنی جماعت کے آنحضرتؐ کو خاتم النبیین ماننے اور حقیقت میں زندہ نبی ہونے کے بارے میں بھی بڑا پُر معارف ارشاد فرمایا ہے اور آپؐ کے مقام اور مرتبہ کو بھی بیان فرمایا ہے۔ ہمارے مخالفین ہم پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ ہم حضرت مسیح موعودؑ کو مان کر نعوذ باللہ آنحضرتؐ کے مقام و مرتبہ کو کم کرتے ہیں۔ ہمارے مخالفین اسمبلیوں میں، پاکستان میں یہ قراردادیں پاس کروا کر بڑا فخر کر رہے ہیں کہ دیکھو ہم نے آنحضرتؐ کے نام کے ساتھ خاتم النبیین کے لفظ کو لکھنا لازمی قرار دے کر کیسا زبردست آپ سے محبت کا اور آپ کے مقام کا اظہار کیا ہے۔ ان عقل کے اندھوں کو یہ نہیں پتا کہ احمدی تو سب سے زیادہ خاتم النبیین کے مقام کا ادراک رکھتے ہیں اور یہ ہمیں حضرت مسیح موعودؑ نے دیا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے الفاظ میں جو طاقت ہے اس کے قریب بھی یہ لوگ پھٹک نہیں سکتے۔ آپ کے ہر ہر لحظہ اور عمل میں حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰؐ کے لئے عشق و محبت کا اظہار ہے کہ ان لوگوں کی سوچیں بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتیں۔ اپنی بعثت کے مقصد اور سلسلہ کی ترقی کے بارے میں آپ مخالفین کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

میرے آنے کے دو مقصد ہیں۔ مسلمانوں کے لیے یہ کہ اصل تقویٰ اور طہارت پر قائم ہو جائیں۔ وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے کامل فرمانبرداری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پیروی کرنا اور عیسائیوں کے لئے کسر صلیب ہو اور ان کا مصنوعی خدا نظر نہ آوے۔ دنیا اس کو بالکل بھول جاوے اور خدائے واحد کی عبادت ہو۔ یاد رکھو میرا سلسلہ اگر زری دوکانداری ہے تو اس کا نام و نشان مٹ جائے گا لیکن اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور یقیناً اس کی طرف سے ہے تو ساری دنیا اس کی مخالفت کرے یہ بڑھے گا اور پھیلے گا اور فرشتے اس کی حفاظت کریں گے۔ اگر ایک شخص بھی میرے ساتھ نہ ہو اور کوئی بھی مدد نہ دے تب بھی میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ سلسلہ کامیاب ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ آنحضرتؐ کے مقام و مرتبہ کا حقیقی ادراک عطا کرتے ہوئے آپؐ پر درود بھیجتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر ہم جھکنے والے ہوں اور یہی طریق ہے جو ہم اپنے عمل سے آنحضرتؐ کی محبت کو ثابت کریں گے اور اپنے دلوں میں اسے بٹھائیں گے تو ہم مخالفین کی مخالفت کا جواب دے سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

......☆......☆......☆......

کیا ہم انصار اللہ کہلاتے ہوئے اپنی زندگیاں حضرت مسیح موعودؑ کی خواہش کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کر رہے ہیں؟

اختتامی خطاب امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
بر موقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ یو کے فرمودہ 15 ستمبر 2019ء

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ. أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴﴾ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۵﴾ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تعداد میں ترقی کے ساتھ مجلس انصار اللہ کی بھی ترقی ہو رہی ہے اور اعداد و شمار کے مطابق مختلف پروگراموں میں اور مختلف ایکٹیویٹیز میں مجلس انصار اللہ کے ممبران کی نمائندگی بھی بڑھ کر نظر آتی ہے لیکن ان تمام باتوں کے ساتھ انصار اللہ کو یا مجلس انصار اللہ کے ممبران کو جو حقیقی جائزہ اپنا لینا چاہیے وہ اس پر لینا چاہیے کہ کیا ہم انصار اللہ کہلاتے ہوئے اپنی زندگیاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے کیا چاہتے ہیں؟ جب تک ہم ایک فکر کے ساتھ اس بات کی تلاش نہیں کریں گے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کی روشنی میں جو حقیقتاً قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہے اپنا لائحہ عمل ترتیب دے کر بار بار اس کا جائزہ نہیں لیں گے ہم اپنی زندگیاں اس تعلیم کی روشنی میں ڈھال نہیں سکتے۔

نماز باجماعت:

یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ بار بار ہمارے سامنے ایک ہی طرح کی بعض باتیں دہرائی جاتی ہیں۔ بعض دفعہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض حوالے بار بار پیش کرتا ہوں۔ اس سے شاید کوئی یہ خیال کرے بلکہ بعض یہ خیال کرتے بھی ہیں کہ کیا ان حوالوں سے باہر ہمیں نکلنا بھی ہے کہ نہیں؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو ہر مضمون پر بے شمار لکھا۔ ہر قسم کے حوالے موجود ہیں۔ قرآن کریم کی ایک تفسیر ہے جو آپؑ کے ارشادات میں ہمیں ملتی ہے، آپؑ کی کتب میں ملتی ہے لیکن بعض باتیں ایسی ہیں جو بنیادی ہیں اور جنہیں بار بار ہمیں اپنے سامنے لاتے رہنا چاہیے۔ میں کہتا ہوں کہ کیا ہم میں سے اسّی فی صد نے ان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اختتامی خطاب فرماتے ہوئے

باتوں پر عمل کرنا شروع کر دیا ہے جو آپ کے سامنے بار بار لائی جاتی ہیں؟ اور اپنی زندگیوں کو اس کے مطابق ڈھال رہے ہیں جو مختلف مواقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی جن کی بار بار ہمیں نصیحت فرمائی اور جو ہمارے سامنے پیش فرمائے؟ یا اسّی فی صد تو بڑی بات ہے ساٹھ فی صد یا پچاس فی صد یا چالیس فی صد بھی اس پر عمل ہو رہا ہے جو ہم باتیں سنتے ہیں کہ ان پر عمل کریں۔ صرف اگر ہم باجماعت نماز کو ہی لے لیں تو وہاں بھی ہمارے معیار جو ہیں بہت پیچھے ہیں بلکہ عہدیداروں کے بھی معیار بہت پیچھے ہیں۔ اگر ہم اپنا جائزہ لیں تو باوجود انصار اللہ کہلانے کے ہماری حالت قابل فکر ہے۔ آپ علیہ السلام تو ہر فردِ جماعت سے اعلیٰ معیار چاہتے ہیں کجا یہ کہ انصار اللہ کہلا کر اس طرف توجہ نہ دیں جو توجہ کا حق ہے۔ ہمارے نمونے ہی ہیں جو نوجوانوں کے لیے بھی صحیح سمت متعین کرنے والے ہوں گے۔ ہمارے نمونے ہی ہیں جو ہمارے بچوں کے لیے بھی رہنما ہوں گے۔ ہمارے نمونے ہی ہیں جو معاشرے میں تبدیلیاں لانے والے ہوں گے۔ ہمیں اپنی عبادتوں کے معیاروں کو بھی دیکھنا ہوگا اپنے اخلاق کے معیاروں کو بھی دیکھنا ہوگا اور پھر عہدیداروں کو، ہر سطح کے عہدیداروں کو، ایک حلقے کے عہدیدار سے لے کے، ریجن کے عہدیداروں سے لے کے مرکزی عہدیداروں تک اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا جو انصار اللہ کا نام ہے ہم حقیقت میں اس نام کا پاس رکھ رہے ہیں؟ حقیقت میں اس کے مطابق اپنی زندگیاں گزار رہے ہیں؟ پس ہر ناصر خود اپنے یہ جائزے لے سکتا ہے۔ اب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کچھ اقتباسات پیش کرتا ہوں جو مزید ہمیں اس طرف توجہ دلاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

''میں کھول کر کہتا ہوں کہ جب تک ہر بات پر اللہ تعالیٰ مقدم نہ ہو جاوے اور دل پر نظر ڈال کر وہ نہ دیکھ سکے کہ یہ میرا ہی ہے۔'' یعنی ایسا مقدم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ خود یہ ذکر کرے کہ یہ بندہ جو ہے یہ میرا ہی ہے اور میرے احکام کی پیروی کر رہا ہے۔ آپؑ نے فرمایا ''اُس وقت تک کوئی سچا مومن نہیں کہلا سکتا۔ ایسا آدمی تو آل (عُرفِ عام) کے طور پر مومن یا مسلمان ہے۔ جیسے چوہڑے کو بھی مصلی یا مومن کہہ دیتے ہیں۔'' فرماتے ہیں ''مسلمان وہی ہے جو اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ کا مصداق ہو گیا ہو۔ وَجہ منہ کو کہتے ہیں مگر اس کا اطلاق ذات اور وجود پر بھی ہوتا ہے۔ پس جس نے ساری طاقتیں اللہ کے حضور رکھ دیں ہوں وہی سچا مسلمان کہلانے کا مستحق ہے۔'' آپؑ فرماتے ہیں کہ ''مجھے یاد آیا کہ ایک مسلمان نے کسی یہودی کو دعوت اسلام کی کہ تو مسلمان ہو جا۔'' مسلمان جو تھا وہ فرمایا کہ ''مسلمان خود فسق و فجور میں مبتلا تھا۔'' برائیوں میں مبتلا تھا۔ ''یہودی نے اس فاسق مسلمان کو کہا کہ تو پہلے اپنے آپ کو دیکھ'' مجھے جو تبلیغ کر رہا ہے ''اور تو اس بات پر مغرور نہ ہو کہ تو مسلمان کہلاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اسلام کا مفہوم چاہتا ہے نہ نام اور لفظ۔ یہودی نے اپنا قصہ بیان کیا'' اس مسلمان کو ''کہ میں نے اپنے لڑکے کا نام خالد رکھا تھا مگر دوسرے دن مجھے اسے قبر میں گاڑنا پڑا۔'' دوسرے دن فوت ہو گیا۔ خالد کا مطلب ہمیشہ رہنے والا ہے۔ کہنے لگا کہ ''اگر صرف نام ہی میں برکت ہوتی تو وہ کیوں مرتا۔ اگر کوئی مسلمان سے پوچھتا ہے کہ کیا تو مسلمان ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے۔ الحمد للہ۔'' لیکن صرف نام کے مسلمان۔ پس آپؑ نے اپنی جماعت کو فرمایا کہ تم نام کے مسلمان نہ بنو۔

لفّاظی کہیں کام نہیں آتی:

پھر اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہ لفّاظی کہیں کام نہیں آتی، باتیں کام نہیں آتیں بلکہ عمل ہیں جو کام آتے ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ''پس یاد رکھو کہ صرف لفّاظی اور لسّانی کام نہیں آ سکتی جب تک کہ عمل نہ ہو۔ محض باتیں عند اللہ کچھ بھی وقعت نہیں رکھتیں چنانچہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ۔'' (الصف:4) (ملفوظات جلد اول صفحہ 76-77) کہ اللہ کے نزدیک اس بات کا دعویٰ کرنا جو تم کرتے نہیں بہت ناپسندیدہ بات ہے۔

پس ہمیں اس بات کے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہمارے قول و فعل برابر ہیں، نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ یعنی ہم اللہ کے انصار ہیں کا دعویٰ ہمارے عمل سے ثابت ہے یا نہیں؟ ہم اسلام کو دنیا میں پھیلانے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اس کو پورا کرنے کے لیے ہماری اپنی کوشش اور حالت کیا ہے یہ دیکھنے کی ضرورت ہے۔ پھر حضرت اقدس

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

''اگر تم اسلام کی حمایت اور خدمت کرنا چاہتے ہو تو پہلے خود تقویٰ اور طہارت اختیار کرو جس سے خود تم خدا تعالیٰ کی پناہ کے حصن حصین میں آسکو اور پھر تم اس خدمت کا شرف اور استحقاق حاصل ہو''، تمہیں اس خدمت کا شرف اور استحقاق حاصل ہو۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ کے قلعہ میں آؤ۔ فرمایا کہ ''تم دیکھتے ہو کہ مسلمانوں کی بیرونی طاقت کیسی کمزور ہوگئی ہے۔ قومیں ان کو نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھتی ہیں۔ اگر تمہاری اندرونی اور قلبی طاقت بھی کمزور اور پست ہوگئی تو بس پھر تو خاتمہ ہی سمجھو۔'' تم تو بڑے دعوے کرتے ہو، مسلمانوں کی حالت آج کل تو اَور بھی زیادہ باہر ظاہر ہو رہی ہے۔ فرمایا کہ اگر تم احمدی ہو کے بھی یہی رہے تو پھر تو خاتمہ ہی سمجھنا۔ فرمایا کہ ''تم اپنے نفسوں کو ایسے پاک کرو کہ قدسی قوت ان میں سرایت کرے اور وہ سرحد کے گھوڑوں کی طرح مضبوط اور محافظ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہمیشہ متقیوں اور راستبازوں ہی کے شامل حال ہوا کرتا ہے۔ اپنے اخلاق اور اطوار ایسے نہ بناؤ جن سے اسلام کو داغ لگ جاویں۔ بدکاروں اور اسلام کی تعلیم پر عمل نہ کرنے والے مسلمانوں سے اسلام کو داغ لگتا ہے۔'' فرمایا کہ بدکاروں اور اسلام کی تعلیم پر عمل نہ کرنے والے مسلمان جو ہیں وہ تو اسلام کو داغ لگانے والے ہیں۔ فرمایا ''کوئی مسلمان شراب پی لیتا ہے تو کہیں قے کرتا پھرتا ہے۔ پگڑی گلے میں ہوتی ہے۔ موریوں اور گندی نالیوں میں گرتا پھرتا ہے۔ پولیس کے جوتے پڑتے ہیں۔ ہندو اور عیسائی اس پر ہنستے ہیں۔ اس کا ایسا خلاف شرع فعل اس کی ہی تضحیک کا موجب نہیں ہوتا بلکہ در پردہ اس کا اثر نفس اسلام تک پہنچتا ہے۔'' ایک شخص کا عمل جو ہے وہ اسی تک محدود نہیں رہتا بلکہ اس کے اثرات پھر اسلام تک پہنچتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں یہ مسلمان ہے دعویٰ یہ کرتا ہے عمل یہ کرتا ہے۔ فرمایا ''...... اپنی بداعتدالیوں سے صرف اپنے آپ کو نقصان نہیں پہنچاتے بلکہ اسلام پر ہنسی کراتے ہیں۔'' پھر فرمایا ''...... پس اپنے چال چلن اور اطوار ایسے بنالو کہ کفار کو بھی تم پر (جو در اصل اسلام پر ہوتی ہے) نکتہ چینی کرنے کا موقعہ نہ ملے۔'' (ملفوظات جلد اول صفحہ 77-78)

پھر اپنے اخلاق اور عملی حالتوں کو بہتر کرنے کی نصیحت فرماتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں فلاحِ دارَین حاصل ہو''، ہمیشہ کی فلاح حاصل ہو، دونوں جہانوں کی فلاح حاصل ہو ''اور لوگوں کے دلوں پر فتح پاؤ تو پاکیزگی اختیار کرو، عقل سے کام لو اور کلامِ الٰہی کی ہدایات پر چلو۔'' کلامِ الٰہی کی ہدایات پر چلنے کے لیے، ان کو حاصل کرنے کے لیے قرآن کریم کو پڑھنا ضروری ہے۔ اسے سمجھنا ضروری ہے۔ نہ صرف ترجمہ بلکہ تفسیر جاننا بھی ضروری ہے۔ فرمایا کہ ''خود اپنے تئیں سنوارو اور دوسروں کو اپنے اخلاق فاضلہ کا نمونہ دکھاؤ تب البتہ کامیاب ہو جاؤ گے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے'' کہ ع

سخن کز دل بروں آید نشیند لاجرم بر دل

کہ دل سے نکلی ہوئی بات دل پر اثر کرتی ہے۔ فرمایا کہ ''پس پہلے دل پیدا کرو۔ اگر دلوں پر اثر اندازی چاہتے ہو تو عملی طاقت پیدا کرو کیونکہ عمل کے بغیر قولی طاقت اور انسانی قوت کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔'' بڑی اہم بات ہے فرمایا کہ عمل کے بغیر قولی طاقت اور انسانی قوت صرف باتیں یا کوئی اَور طاقت جو ہے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ ''زبان سے قیل و قال کرنے والے تو لاکھوں ہیں۔ بہت سے مولوی اور علماء کہلا کر منبروں پر چڑھ کر اپنے تئیں نائب الرسول اور وارث الانبیاء قرار دے کر وعظ کرتے پھرتے ہیں کہتے ہیں کہ تکبر، غرور، بدکاریوں سے بچو مگر جو ان کے اپنے اعمال ہیں اور جو کرتوتیں وہ خود کرتے ہیں'' وہ ایسی باتیں ہیں فرمایا کہ اس سے تم اندازہ لگا سکتے ہو ان نصیحت کرنے والوں کی باتوں کا اثر نہیں ہوتا۔ اس لیے ہم میں سے ہر ایک کے لیے آپؑ نے فرمایا کہ تم نے اگر واعظ بننا ہے، تم نے اسلام کا پیغام پہنچانا ہے تو ہر ایک کو اپنے قول و فعل کو ایک کرنا ہوگا تا کہ پھر دنیا پر بھی ہم اپنا اثر قائم کر سکیں۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں ''اگر اس قسم کے لوگ عملی طاقت بھی رکھتے'' جو یہ نصیحتیں کرتے ہیں اگر ان کی عملی طاقت بھی ہوتی ''اور کہنے سے پہلے خود کرتے تو قرآن شریف میں لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ۔ (الصّف:3) کہنے کی کیا ضرورت پڑتی؟ یہ آیت بتلاتی ہے کہ دنیا میں کہہ کر خود نہ کرنے والے بھی موجود تھے اور ہیں اور ہوں گے۔''

(ماخوذ از ملفوظات جلد اول صفحہ 67)

لیکن جو اللہ تعالیٰ کی نصیحتوں پر عمل کریں گے ان کی اصلاح بھی ہو جائے گی۔ اپنی باتوں اور نصیحتوں پر عمل کرنے اور عقل اور کلامِ الٰہی سے کام لینے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

''میری یہ باتیں اس لیے ہیں کہ تا تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو اور اس تعلق کی وجہ سے میرے اعضاء ہو گئے ہو ان باتوں پر عمل کرو اور عقل اور کلامِ الٰہی سے کام لو تا کہ سچی معرفت اور یقین کی روشنی تمہارے اندر پیدا ہو اور تم دوسرے لوگوں کو ظلمت سے نور کی طرف لانے کا وسیلہ بنو۔ اس لیے کہ آج کل اعتراضوں کی بنیاد طبعی اور طبابت اور ہیئت کے مسائل کی بناء پر ہے۔ اس لیے لازم ہوا کہ ان علوم کی ماہیت اور کیفیت سے آگاہی حاصل کریں تا کہ جواب دینے سے پہلے اعتراض کی حقیقت تو ہم پر کھل جائے۔'' (ملفوظات جلد اول صفحہ 68)

آپ علیہ السلام نے بارہا نصیحت فرمائی کہ جو آپ علیہ السلام کی باتوں پر عمل کرنے والے ہیں ان سے خدا تعالیٰ کا ترقی کا وعدہ ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ میرے ماننے والے علم و معرفت میں ترقی کریں گے۔ فرمایا یہ ان سے وعدہ ہے جو عمل کرنے والے ہیں نہ کہ ہر ایک جو کہے کہ میں مسیح موعود کی بیعت میں آ گیا ہوں اور عمل نہیں ہے اس سے وعدہ ہرگز نہیں ہے۔ اگر عمل نہیں تو وعدہ بھی پورا نہیں ہوگا۔ ایک جگہ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے۔ وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ (آل عمران:56)۔ یہ تسلی بخش وعدہ ناصرت میں پیدا ہونے والے ابن مریم سے ہوا تھا مگر میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ یسوع مسیح کے نام سے آنے والے ابن مریم کو بھی اللہ تعالیٰ نے انہی الفاظ میں مخاطب کر کے بشارت دی ہے۔ اب آپ سوچ لیں کہ جو میرے ساتھ تعلق رکھ کر اس وعدہ عظیم اور بشارت عظیم میں شامل ہونا چاہتے ہیں کیا وہ، وہ لوگ ہو سکتے ہیں جو امارہ کے درجے میں پڑے ہوئے ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں کافروں پر فوقیت دے گا اور قیامت تک ان پر فوقیت دے گا جو صحیح اتباع کرنے والے ہیں۔ جو نہیں اتباع کرنے والے ان کو نہیں۔ آپؑ نے فرمایا کہ

اب آپ سوچ لیں کہ جو میرے ساتھ تعلق رکھ کر اس وعدہ عظیم اور بشارت عظیم میں شامل ہونا چاہتے ہیں کیا وہ، وہ لوگ ہو سکتے ہیں جو امارہ کے درجے میں پڑے ہوئے فسق و فجور کی راہوں پر کاربند ہیں؟ جن کے دل چھوٹی برائیوں اور بڑی برائیوں میں مبتلا ہیں ان کی اصلاح نہیں ہو رہی۔ فرمایا نہیں، ہرگز نہیں۔ فرمایا کہ یہ وعدہ تو ان لوگوں کے ساتھ ہے جو اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کی سچی قدر کرتے ہیں اور میری باتوں کو قصہ کہانی نہیں جانتے۔ آپؑ فرماتے ہیں یاد رکھو اور دل سے سن لو۔ میں پھر ایک بار ان لوگوں کو مخاطب کر کے کہتا ہوں جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور وہ تعلق کوئی عام تعلق نہیں بلکہ بہت زبردست تعلق ہے اور ایسا تعلق ہے کہ جس کا اثر نہ صرف میری ذات تک بلکہ اس ہستی تک پہنچتا ہے جس نے مجھے بھی اس برگزیدہ انسان کامل کی ذات تک پہنچایا ہے جو دنیا میں صداقت اور راستی کی روح لے کر آیا۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ اگر ان باتوں کا اثر میری ہی ذات تک پہنچتا تو مجھے کچھ بھی اندیشہ اور فکر نہ تھا اور نہ ان کی پرواہ تھی مگر اس پر بس نہیں ہوتی۔ اس کا اثر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خدائے تعالیٰ کی برگزیدہ ذات تک پہنچ جاتا ہے۔ پس ایسی صورت اور حالت میں تم خود دھیان دے کر سن رکھو کہ اگر اس بشارت سے حصہ لینا چاہتے ہو اور اس کے مصداق ہونے کی آرزو رکھتے ہو کہ قیامت تک تم فوقیت حاصل کرو کافروں پر اور اتنی بڑی کامیابی کہ قیامت تک کافرین پر غالب رہو گے اس کی سچی پیاس تمہارے اندر ہے تو پھر اتنا ہی میں کہتا ہوں کہ یہ کامیابی اس وقت تک حاصل نہ ہوگی جب تک لوّامہ کے درجہ سے گزر کر مطمئنہ کے مینار تک نہ پہنچ جاؤ۔ برائی ہوتی بھی ہے تو دل اس پہ ملامت کرنا چاہیے اور پھر کوشش ہونی چاہیے اس کے لیے اور پھر آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے اللہ تعالیٰ کے قرب حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور اس وقت وہاں تک پہنچنا ہے جہاں اللہ تعالیٰ بھی راضی ہو۔ اپنی نیکی اور تقویٰ کے معیار کو بڑھانا ہوگا، اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق ہمیں پیدا کرنا ہوگا۔ یہ نہیں کہ پانچ نمازیں بھی وقت پر نہ پڑھ سکیں اور اپنے کام کی مصروفیت کا بہانہ ہم کر دیں۔ آپؑ فرماتے ہیں اس سے زیادہ اور میں کچھ نہیں کہتا کہ تم لوگ ایک ایسے شخص کے ساتھ پیوند رکھتے ہو جو مامور

من اللہ ہے پس اس کی باتوں کو دل کے کانوں سے سنو اور اس پر عمل کرنے کے لیے ہمہ تن تیار ہو جاؤ تا کہ ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو اقرار کے بعد انکار کی نجاست میں گر کر ابدی عذاب خرید لیتے ہیں۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد اول صفحہ 103 تا 105)

شریعت کا خلاصہ تقویٰ ہے:

ایک موقع پر اس طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ ہر احمدی کو تقویٰ کی راہ اختیار کرنی چاہیے کیونکہ شریعت کا خلاصہ ہی یہ تقویٰ ہے آپؑ فرماتے ہیں:

”چاہیے کہ وہ تقویٰ کی راہ اختیار کریں کیونکہ تقویٰ ہی ایک ایسی چیز ہے جس کو شریعت کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں اور اگر شریعت کو مختصر طور پر بیان کرنا چاہیں تو مغز شریعت تقویٰ ہی ہو سکتا ہے۔ تقویٰ کے مدارج اور مراتب بہت ہیں لیکن اگر طالب صادق ہو کر ابتدائی مراتب اور مراحل کو استقلال اور خلوص سے طے کرے تو وہ اس راستی اور طلب صدق کی وجہ سے اعلیٰ مدارج کو پا لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ۔ (المائدہ:28)

گویا اللہ تعالیٰ متقیوں کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ یہ گویا اس کا وعدہ ہے اور اس کے وعدوں میں۔“ یعنی اللہ تعالیٰ کے وعدوں میں ”تخلف نہیں ہوتا۔“ اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے خلاف نہیں کرتا۔ ”جیسا کہ فرمایا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔ (الرّعد:32)

پس جس حال میں تقویٰ کی شرط قبولیت دعا کے لیے ایک غیر منفک شرط ہے تو ایک انسان غافل اور بے راہ ہو کر اگر قبولیت دعا چاہے تو کیا وہ احمق اور نادان نہیں ہے۔“ تقویٰ تو شرط ہے اور اگر انسان غافل ہو اور پھر کہے میں نے قسمت سے آج ایک دعا کر لی تھی۔ آج میں نے بڑا لمبا سجدہ کر لیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے قبول نہیں کیا تو اس کو کیا کہیں گے۔ فرمایا احمق اور نادان ہے وہ، بےوقوف ہے پاگل ہے۔ فرمایا ”لہٰذا ہماری جماعت کو لازم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ہر ایک ان میں سے تقویٰ کی راہوں پر قدم مارے تا کہ قبولیت دعا کا سرور اور حظّ حاصل کرے اور زیادتی ایمان کا حصہ لے۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 108-109)

پھر تزکیہ نفس اور تقویٰ اختیار کرنے کے بارے میں آپؑ فرماتے ہیں کہ ”اللہ تعالیٰ نے جس قدر قویٰ عطا فرمائے ہیں وہ ضائع کرنے کے لیے نہیں دیئے گئے ان کی تعدیل اور جائز استعمال کرنا ہی ان کی نشوونما ہے۔“ ان کو ٹھیک طرح صحیح موقع پر استعمال کرنا اور جائز اس کا استعمال کرنا یہی اس کی نشوونما ہوتی ہے۔ ”اسی لیے اسلام نے قوائے رجولیت یا آنکھ کے نکالنے کی تعلیم نہیں دی۔“ انسان کے مرد و عورت کے تعلقات کے جو قویٰ ہیں ان کو ضائع کرنے کے لیے نہیں کہا یا آنکھ کو نکالنے کے لیے نہیں کہا کہ بدنظری نہ کرو ”بلکہ ان کا جائز استعمال اور تزکیہ نفس کروایا جیسے فرمایا۔ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ (المومنون:2) اور ایسے ہی یہاں بھی فرمایا۔ متّقی کی زندگی کا نقشہ کھینچ کر آخر میں بطور نتیجہ یہ کہا۔ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ (البقرہ:6) یعنی وہ لوگ جو تقویٰ پر قدم مارتے ہیں۔ ایمان بالغیب لاتے ہیں۔ نماز ڈگمگاتی ہے پھر اسے کھڑا کرتے ہیں۔ خدا کے دیئے ہوئے سے دیتے ہیں۔ باوجود خطراتِ نفس بلا سوچے گذشتہ اور موجودہ کتاب اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور آخر کار وہ یقین تک پہنچ جاتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت کے سر پر ہیں وہ ایک ایسی سڑک پر ہیں جو برابر آگے کو جا رہی ہے۔“ پس یہ یقین پیدا کرنا ہو گا جو آگے تک لے جاتا چلا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین ہو گا۔ ایمان بالغیب کرنا ہو گا۔ ”اور جس سے آدمی فلاح تک پہنچتا ہے۔“ پھر کامیابیاں حاصل ہو جائیں گی۔ فرمایا ”پس یہی لوگ فلاح یاب ہیں جو منزل مقصود تک پہنچ جائیں گے اور راہ کے خطرات سے نجات پا چکے ہیں۔ اس لیے شروع میں ہی اللہ تعالیٰ نے ہم کو تقویٰ کی تعلیم دے کر ایک ایسی کتاب ہم کو عطا کی جس میں تقویٰ کے وصایا بھی دیئے۔

سو ہماری جماعت یہ غم کل دنیوی غموں سے بڑھ کر اپنی جان پر لگائے۔“ فرمایا سو ہماری جماعت یہ غم یعنی تقویٰ حاصل کرنے کا غم، اللہ تعالیٰ سے ملنے کا غم، فکر، غم سے مراد ہے فکر، کل دنیوی غموں سے بڑھ کر اپنی جان پر لگائے ”کہ ان میں تقویٰ ہے یا نہیں۔“ پس آپ علیہ السلام ہمیں اپنے جائزے لینے کی طرف اس میں توجہ دلا رہے ہیں اور ہم یہ خود ہی اپنے جائزے لے سکتے ہیں۔ پھر اس طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ تقویٰ والے کون لوگ ہیں اور جس کے دل میں تقویٰ ہو، اُسے

اپنی زندگی کس طرح بسر کرنی چاہیے فرماتے ہیں:

’’اہلِ تقویٰ کے لیے یہ شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں۔ یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے جس کے ذریعہ سے ہمیں ناجائز غضب کا مقابلہ کرنا ہے۔ بڑے بڑے عارف اور صدیقوں کے لیے آخری اور کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے۔‘‘ فرمایا ’’عجب و پندار غضب سے پیدا ہوتا ہے۔‘‘ نخوت یا تکبر اور غرور جو ہے یہ غضب سے، غصہ میں جو انسان آتا ہے اس وقت پیدا ہوتا ہے ’’اور ایسا ہی کبھی خود غضب، عجب و پندار کا نتیجہ ہوتا ہے کیونکہ غضب اس وقت ہوگا جب انسان اپنے نفس کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے۔‘‘ فرمایا ’’میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے۔ یہ ایک قسم کی تحقیر ہے جس کے اندر حقارت ہے۔ ڈر ہے کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے اور اس کی ہلاکت کا باعث ہو جاوے۔‘‘ یہ بڑی قابل غور بات ہے۔ فرمایا کہ ’’بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں۔‘‘ یہ بھی ہم دیکھتے ہیں کہ بڑوں سے مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں، بڑی عزت کرتے ہیں، بڑا احترام کرتے ہیں۔ فرمایا ’’لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے۔‘‘ اصل بڑائی تو یہ ہے کہ کمزور اور کم طاقت والا جو ہے اس کی بات کو سنو، غریب کی بات کو سنو، مسکین کی بات کو سنو۔ فرمایا کہ یہی جڑ ہے عاجزی کی اور یہی بنیاد ہے عاجزی کی۔ اس پہ قائم ہو گے تو تبھی کہہ سکتے ہیں کہ تقویٰ پیدا ہوا ہے اور اس کے لیے آپؑ نے فرمایا کہ غریب کی بات سنو ’’اس کی دلجوئی کرے۔ اس کی بات کی عزت کرے۔ کوئی چِڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔ (الحجرات:12) تم ایک دوسرے کا چِڑ کے نام نہ لو۔ یہ فعل فساق و فجار کا ہے۔ جو شخص کسی کو چِڑاتا ہے وہ نہ مرے گا جب تک وہ خود اسی طرح مبتلا نہ ہوگا۔ اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو۔ جب ایک ہی چشمہ سے کل پانی پیتے ہو تو کون جانتا ہے کہ کس کی قسمت میں زیادہ پانی پینا ہے۔ مکرم و معظم کوئی دنیاوی اصولوں سے نہیں ہوسکتا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ۔‘‘ (الحجرات:14)۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 35-36)

سچی فراست کیسے حاصل ہو؟

اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمہارے میں سے زیادہ معزز وہی ہے جو زیادہ متقی ہے۔ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ سچی فراست اور سچی دانش اللہ تعالیٰ کی طرف سے رجوع کیے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی۔ آپؑ فرماتے ہیں:

’’سچی فراست اور سچی دانش اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کئے بغیر حاصل ہی نہیں ہوسکتی۔ اسی واسطے تو کہا گیا ہے کہ مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ نورِ الٰہی سے دیکھتا ہے۔ صحیح فراست اور حقیقی دانش ....کبھی نصیب نہیں ہوسکتی جب تک تقویٰ میسر نہ ہو۔‘‘

فرمایا ’’اگر تم کامیاب ہونا چاہتے ہو۔ تو عقل سے کام لو۔ فکر کرو۔ سوچو۔ تدبر اور فکر کے لیے قرآن کریم میں بار بار تاکیدیں موجود ہیں۔ کتاب مکنون اور قرآن کریم میں فکر کرو اور پارسا طبع ہو جاؤ۔ جب تمہارے دل پاک ہو جائیں گے اور ادھر عقل سلیم سے کام لوگے اور تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے پھر ان دونوں کے جوڑ سے وہ حالت پیدا ہو جائے گی کہ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (آل عمران:192) تمہارے دل سے نکلے گا اس وقت سمجھ میں آ جائے گا کہ یہ مخلوق عبث نہیں۔‘‘ جو تم نے بنایا ہے یہ جھوٹ نہیں ہے، بے فائدہ نہیں بنایا ’’بلکہ صانعِ حقیقی کی حقانیت اور اثبات پر دلالت کرتی ہے تاکہ طرح طرح کے علوم و فنون جو دین کو مدد دیتے ہیں ظاہر ہوں۔‘‘ (ملفوظات جلد اول صفحہ 66)

پس تقویٰ ہوگا تو دینی علوم کے ساتھ دنیوی علوم کے بھی راستے کھلیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے بھی راستے دکھائے گا۔ ان کا بھی ادراک حاصل ہوگا اور اس سے پھر علم و معرفت میں بھی ترقی ہوگی۔ راستبازی اور تقویٰ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں۔

’’ذرا سوچو اور سمجھو خدا کے واسطے عقل سے کام لو اور اس لیے کہ عقل میں جودت اور ذہانت پیدا ہو راستباز اور متقی بنو۔ پاک عقل

آسمان سے آتی ہے اور اپنے ہمراہ ایک نور لاتی ہے لیکن وہ جو ہر قابل کی تلاش میں رہتی ہے۔ اس پاک سلسلہ کا قانون وہی قانون ہے جو ہم جسمانی قانون میں دیکھتے ہیں۔ بارش آسمان سے پڑتی ہے لیکن کوئی جگہ اس بارش سے گلزار ہوتی ہے اور کہیں کانٹے اور جھاڑیاں ہی اگتی ہیں اور کہیں وہی قطرہ بارش سمندر کی تہہ میں جا کر ایک گوہر شہوار بنتا ہے۔ بقول کسے ع

در باغ لالہ روید در شورہ بُوم خس“

کہ وہ (بارش) باغ میں تو پھول اگاتی ہے اور بنجر میں گھاس پھوس اگاتی ہے۔ پھر اس کی وضاحت فرماتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں کہ ”اگر زمین قابل نہیں ہوتی تو بارش کا کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچتا بلکہ الٹا ضرر اور نقصان ہوتا ہے۔ اسی لیے آسمانی نور اترا ہے اور وہ دلوں کو روشن کرنا چاہتا ہے۔ اس کے قبول کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کو تیار ہو جاؤ تا ایسا نہ ہو کہ بارش کی طرح کہ جو زمین جوہر قابل نہیں رکھتی۔“ جس میں خاصیت ہی نہیں جو بنجر زمین ہے ”وہ اس کو ضائع کر دیتی ہے۔ تم بھی باوجود نور کی موجودگی کے تاریکی میں چلو۔“ بارش تو ہو رہی ہے لیکن اگر زمین اچھی نہیں تو تاریکی میں چلو گے۔ نور موجود ہے، نور سے فائدہ نہیں اٹھا سکو گے ”اور ٹھوکر کھا کر اندھے کنوئیں میں گر کر ہلاک ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ مادرِ مہربان سے بھی بڑھ کر مہربان ہے وہ نہیں چاہتا کہ اس کی مخلوق ضائع ہو۔ وہ ہدایت اور روشنی کی راہیں تم پر کھولتا ہے مگر تم ان پر قدم مارنے کے لیے عقل اور تزکیہ نفوس سے کام لو۔ جیسے زمین کہ جب تک ہل چلا کر تیار نہیں کی جاتی تخم ریزی اس میں نہیں ہوتی اسی طرح جب تک مجاہدہ اور ریاضت سے تزکیہ نفوس نہیں ہوتا پاک عقل آسمان سے اتر نہیں سکتی۔

اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے بڑا فضل کیا اور اپنے دین اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید میں غیرت کھا کر ایک انسان کو جو تم میں بول رہا ہے بھیجا۔“ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں اپنے بارے میں کہ میں وہ انسان ہوں جو اللہ تعالیٰ نے غیرت کھا کر بھیجا ہے ”تا کہ وہ اس روشنی کی طرف لوگوں کو بلائے۔ اگر زمانہ میں ایسا فساد اور فتنہ نہ ہوتا اور دین کے محو کرنے کے لیے جس قسم کی کوششیں ہو رہی ہیں نہ ہوتیں تو چنداں حرج نہ تھا لیکن اب تم دیکھتے ہو کہ ہر طرف یمین و یسار اسلام ہی کو معدوم کرنے کی فکر“ ہے۔ ہر طرف دائیں بائیں ہر جگہ دیکھو اسلام کو ختم کرنے کی فکر میں، معدوم کرنے کی فکر ”میں جملہ اقوام لگی ہوئی ہیں۔“ فرماتے ہیں ”مجھے یاد ہے اور براہین احمدیہ میں بھی مَیں نے ذکر کیا ہے کہ اسلام کے خلاف چھ کروڑ کتابیں تصنیف اور تالیف ہو کر شائع کی گئی ہیں۔“ فرمایا کہ ”عجیب بات ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں کی تعداد بھی چھ کروڑ“ ہے۔ اُس وقت ہندوستان میں مسلمانوں کی تعداد چھ کروڑ تھی۔ ”اور اسلام کے خلاف کتابوں کا شمار بھی اسی قدر ہے۔ اگر اس زیادتی تعداد کو جواب تک ان تصنیفات میں ہوئی ہے چھوڑ بھی دیا جائے تو بھی ہمارے مخالف ایک ایک کتاب ہر ایک مسلمان کے ہاتھ میں دے چکے ہیں۔“ اور اب تو صرف کتابیں نہیں بلکہ ہر قسم کے میڈیا کے ذریعہ سے اسلام کو بدنام اور ختم کرنے کے لیے کوششیں کی جارہی ہیں۔ اس لیے اب ہماری سب سے بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ اسلام کو سمجھیں اپنی حالتوں کو بہتر کریں اور اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کریں اور حقیقی اسلام دنیا کو دکھانے کے لیے میدان میں اتریں۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ”اگر اللہ تعالیٰ کا جوش غیرت میں نہ ہوتا اور اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ اس کا وعدہ صادق نہ ہوتا تو یقیناً سمجھ لو کہ اسلام آج دنیا سے اٹھ جاتا۔ اور اس کا نام ونشان تک مٹ جاتا مگر نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کا پوشیدہ ہاتھ اس کی حفاظت کر رہا ہے۔“ ”اسلام کی حفاظت کر رہا ہے۔ فرمایا ”مجھے افسوس اور رنج اس امر کا ہوتا ہے کہ لوگ مسلمان کہلا کر ناطے بیاہ کے برابر بھی تو اسلام کا فکر نہیں کرتے۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 72-73)

اصلی بہادر کون ہے؟

اپنے اخلاق کو عمدہ اور اعلیٰ معیار پر لے جانے کی نصیحت فرماتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں:

”ہماری جماعت میں شہ زور اور پہلوانوں کی طاقت رکھنے والے مطلوب نہیں بلکہ ایسی قوت رکھنے والے مطلوب ہیں جو تبدیلِ اخلاق کے لیے کوشش کرنے والے ہوں۔ یہ ایک امرِ واقعی ہے کہ وہ شہ زور اور طاقت والا نہیں جو پہاڑ کو جگہ سے ہٹا سکے۔ نہیں نہیں۔ اصلی بہادر وہی ہے جو تبدیلِ اخلاق پر مقدرت پاوے۔ پس یاد رکھو کہ ساری ہمت اور قوت تبدیلِ اخلاق میں صَرف کرو کیونکہ یہی حقیقی قوت اور

دلیری ہے۔'' (ملفوظات جلد اول صفحہ 140)

فرمایا کہ ''بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا مندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہوسکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔ خدا ٹھگا نہیں جا سکتا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کے لیے تکلیف کی پروانہ کریں کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 76)

عذاب کے آنے پر توبہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے:

توبہ اور عبادت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں: ''اس لیے اس سے پیشتر کہ عذاب الٰہی آکر توبہ کا دروازہ بند کردے توبہ کرو۔ جب کہ دنیا کے قانون سے اس قدر ڈر پیدا ہوتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے قانون سے نہ ڈریں۔ جب بلا سر پر آپڑے تو اس کا مزا چکھنا ہی پڑتا ہے۔ چاہیے کہ ہر ایک شخص تہجد میں اٹھنے کی کوشش کرے۔ اور پانچ وقت کی نمازوں میں بھی قنوت ملا دیں۔ ہر ایک خدا کو ناراض کرنے والی باتوں سے توبہ کریں۔ توبہ سے یہ مراد ہے کہ ان تمام بدکاریوں اور خدا کی نارضا مندی کے باعثوں کو چھوڑ کر ایک سچی تبدیلی کریں اور آگے قدم رکھیں اور تقویٰ اختیار کریں۔ اس میں بھی خدا کا رحم ہوتا ہے۔ عادات انسانی کو شائستہ کریں۔ غضب نہ ہو۔ تواضع اور انکسار اس کی جگہ لے لے۔ اخلاق کی درستی کے ساتھ اپنے مقدور کے موافق صدقات کا دینا بھی اختیار کرو۔ یُطۡعِمُوۡنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسۡکِیۡنًا وَّیَتِیۡمًا وَّاَسِیۡرًا ....الخ (الدھر:9) یعنی خدا کی رضا کے لیے مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھانا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خاص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہم دیتے ہیں اور اس دن سے ہم ڈرتے ہیں جو نہایت ہی ہولناک ہے۔ قصہ مختصر دعا سے، توبہ سے کام لو اور صدقات دیتے رہو تا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم کے ساتھ تم سے معاملہ کرے۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 208)

انصار اللہ کیلئے خاص ہدایات:

پھر فرمایا (انصار اللہ کے لیے خاص طور پر)

''راتوں کو اٹھو اور دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی راہ دکھلائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے بھی تدریجاً تربیت پائی۔ وہ پہلے کیا تھے ایک کسان کی تخم ریزی کی طرح تھے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آبپاشی کی۔ آپؐ نے ان کے لیے دعائیں کیں۔ بیج صحیح تھا اور زمین عمدہ تو اس آبپاشی سے پھل عمدہ نکلا۔ جس طرح حضور علیہ السلام چلتے اسی طرح وہ چلتے۔ وہ دن کا یا رات کا انتظار نہ کرتے تھے۔ تم لوگ سچے دل سے توبہ کرو تہجد میں اٹھو۔ دعا کرو، دل کو درست کرو۔ کمزوریوں کو چھوڑ دو۔ اور خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق اپنے قول و فعل کو بناؤ۔ یقین رکھو کہ جو اس نصیحت کو وِرد بنائے گا اور عملی طور سے دعا کرے گا اور عملی طور پر التجا خدا کے سامنے لائیگا۔ اللہ تعالیٰ اس پر فضل کرے گا۔ اور اس کے دل میں تبدیلی ہوگی۔ خدا تعالیٰ سے ناامید مت ہو۔

بر کریماں کارہا دشوار نیست۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 45)

کہ نیک لوگوں کے لیے کوئی بھی کام مشکل نہیں ہوتا۔ پھر بڑے درد سے نصیحت کرتے ہوئے اور آخرت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں:

''پس میں پھر پکار کر کہتا ہوں اور میرے دوست سن رکھیں کہ وہ میری باتوں کو ضائع نہ کریں اور ان کو صرف ایک قصہ گو یا داستان کی کہانیوں ہی کا رنگ نہ دیں بلکہ میں نے یہ ساری باتیں نہایت دل سوزی اور سچی ہمدردی سے جو فطرتاً میری روح میں ہے کی ہیں۔ ان کو گوش دل سے سنو اور ان پر عمل کرو!

ہاں خوب یاد رکھو اور اس کو سچ سمجھو کہ ایک روز اللہ تعالیٰ کے حضور جانا ہے۔ پس اگر ہم عمدہ حالت میں یہاں سے کوچ کرتے ہیں تو ہمارے لیے مبارکی اور خوشی ہے ورنہ خطرناک حالت ہے۔''

انصار کی عمر تو ایسی ہوتی ہے کہ ان کو تو بڑی فکر رہنی چاہیے۔ فرمایا:

''یاد رکھو کہ جب انسان بری حالت میں جاتا ہے تو مکان بعید اس کے لیے یہیں سے شروع ہو جاتا ہے یعنی نزع کی حالت ہی سے اس میں تغیر شروع ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

اِنَّهٗ مَنۡ يَّاۡتِ رَبَّهٗ مُجۡرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ لَا يَمُوۡتُ فِيۡهَا

وَلَا یَحْيٰى۔ (طٰہٰ: 75) یعنی جو شخص مجرم بن کر آوے گا اس کے لیے ایک جہنم ہے جس میں نہ مرے گا اور نہ زندہ رہے گا۔ یہ کیسی صاف بات ہے۔ اصل لذّت زندگی کی راحت اور خوشی ہی میں ہے۔' اِنَّهٗ مَنۡ يَّاۡتِ رَبَّهٗ مُجۡرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ لَا يَمُوۡتُ فِيۡهَا وَلَا يَحۡيٰى۔ جو مجرم بن کے آئے گا اس کے لیے ایک جہنم ہے اس میں نہ مرے گا نہ زندہ رہے گا۔ فرمایا کہ کیسی صاف بات ہے اصل لذت زندگی کی راحت اور خوشی ہی میں ہے' بلکہ اسی حالت میں وہ زندہ متصور ہوتا ہے جبکہ ہر طرح کے امن و آرام میں ہو۔ اگر وہ کسی درد مثلاً قولنج یا درد دانت ہی میں مبتلا ہو جاوے تو وہ مُردوں سے بدتر ہوتا ہے اور حالت ایسی ہوتی ہے کہ نہ تو مردہ ہی ہوتا ہے اور نہ زندہ ہی کہلا سکتا ہے۔ پس اسی پر قیاس کر لو۔' اسی کو سامنے رکھو جو ظاہری بیماریاں دنیا میں ہوتی ہیں اسی کو سامنے رکھ کر دیکھو' کہ جہنم کے دردناک عذاب میں کیسی بری حالت ہوگی۔'' (ملفوظات جلد اول صفحہ 142-143)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آپؑ کی خواہشات کے مطابق آپؑ کی بیعت میں آنے کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے ہم اپنی دنیا و آخرت سنوارنے والے ہوں۔ حقیقی انصاراللہ بننے کی توفیق اللہ تعالیٰ ہمیں عطا فرمائے اور اپنی نسلوں کے لیے نیک نمونے چھوڑ کر جانے کی توفیق ہمیں اللہ تعالیٰ عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو ہم حاصل کرنے والے ہوں۔ اب دعا کر لیں۔ (دعا)

(دعا کے بعد حضورِ انور نے فرمایا) اجتماع کی حاضری کے بارے میں بتا دوں۔ اس دفعہ کی حاضری جو ہے کُل انصار کی حاضری تین ہزار ایک سو سات ہے اور مہمان ایک ہزار پانچ سو پندرہ ہیں اس طرح کل حاضری یہاں اس وقت چار ہزار چھ سو بائیس (4622) ہے۔ انصار کی حاضری میں تیئس پرسنٹ کا اضافہ ہے اور لجنہ کی حاضری اُس وقت ان کے پاس پوری آئی نہیں تھی، وہاں اعلان نہیں کیا تھا تو لجنہ کی حاضری جو اس وقت حاضری کے فائنل figure ہیں پانچ ہزار آٹھ سو بائیس 5822 ہے اور پچھلے سال سے یہ بھی زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ نے بھی کافی کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نیکیوں میں بھی آگے بڑھنے کی ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

(الفضل انٹرنیشنل 03 دسمبر 2019ء)

بقیہ حصہ از صفحہ 21 میں تبدیلی پیدا کریں۔ بصورت دیگر قدرت پھر قوموں کو تماشا بنا دیتی ہے اور تاریخ میں صرف یاد ہی باقی رہ جاتی ہے بلکہ تاریخ بھی نہ رہتی ہے۔

نہ صرف قدرتی آفات سے دنیا کو آج زمانہ کا مصلح ڈرا رہا ہے بلکہ انسان کی اپنی پیداوار جنگوں اور دیگر بے اعتدالیوں کے نتائج سے بھی آگاہ کیا جا رہا ہے۔

سو ہر ایک پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے نبیوں، رشیوں، منیوں اور فرستادوں کی طرف کان دھرے کہ اسی میں عافیت ہے اور دنیا اور آخرت کی فلاح و بہبود۔ اور یہ کہ ایک دوسرے کے مذہبی پیشواؤں کا احترام کریں اور قومی منافرت کو دور کر کے ہم آہنگی اور اخوت کو فروغ دے کر جنت نشاں ماحول قائم کرنے میں اپنا رول ادا کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس زمانہ کے مامور کے نقش قدم پر چلنے اور پیغام عافیت کو ہر ایک تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

پیارے حضور کی دعاؤں کی تازہ تحریک

''ہمیں بہت زیادہ دعائیں کرنی چاہئیں۔

رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ

(ترجمہ: اے میرے رب! ہر چیز تیری خادم ہے۔ اے میرے رب! پس تو میری حفاظت فرما اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما۔)

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

(ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھے ان کے سینوں میں ڈالتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں) بہت پڑھیں۔ درود شریف بہت پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ان شریروں کے شر سے محفوظ رکھے۔ جوں جوں یہ دشمنی بڑھ رہی ہے توں توں ہمیں زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنا چاہیے۔'' (خطبہ جمعہ 21/ اگست 2020ء)

اُذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ

مکرم ناصر علی خان صاحب مرحوم صدر جماعتِ احمدیہ غنچہ پاڑا کا ذکرِ خیر

﴿از: حلیم احمد مبلغ انچارج کٹک، اڈیشہ﴾

نہایت ہی افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم ناصر علی خان صاحب عرف رحیم بھائی صدر جماعت احمدیہ غنچہ پاڑا، ضلع ڈھنکانال، صوبہ اڈیشہ مؤرخہ 4 راگست 2020ء بروز منگل بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

موصوف مرحوم کئی خوبیوں کے مالک تھے، باوجود کم عمر ہونے کے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دین و دنیا میں کافی شہرت حاصل کر چکے تھے۔ سن 2019ء سے بحیثیت صدر جماعت احمدیہ غنچہ پاڑا سلسلہ کی خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ اس سے قبل لوکل جماعت میں بطور سیکرٹری امور عامہ و خارجہ اہم ذمہ داری نبھا چکے ہیں۔ سال 2018ء میں ذاتی خرچ پر جلسہ سالانہ برطانیہ میں شامل ہو کر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف بھی حاصل کر چکے تھے۔ سن 2019ء میں موصوف کو عمرہ کی سعادت بھی مل چکی ہے۔ مرکز احمدیت قادیان سے موصوف کو بہت لگاؤ تھا۔ بار بار قادیان آنے پر مرکز پر بوجھ نہ بننے کی نیت سے موصوف قادیان میں ایک فلاٹ بھی خرید چکے تھے۔ سن 2007ء تا 2012ء غنچہ پاڑا کے سرپنچ بھی رہ چکے ہیں۔ آپ نے نہایت ایمانداری اور محنت سے عوام کی خدمت کی۔ اسی لئے ہر ذات و طبقہ میں خواہ مسلم ہوں یا غیر مسلم موصوف کافی ہر دلعزیز بن چکے تھے۔ ہر وقت لوگوں کی مدد کیلئے مستعد رہتے تھے۔ احمدیوں کی خاص طور پر حوصلہ افزائی کرتے تھے۔ آپ مقامی طور پر Truck Owners union کے صدر بھی تھے۔ آپ Nurray Ram Steel & Power Company & Labour Union کے بھی صدر رہتے تھے۔ ہر سال قادیان کی زیارت کی خواہش رکھنے والے غریب مستحق احمدیوں کو جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر آمدورفت کیلئے

مالی تعاون کیا کرتے تھے۔ گزشتہ سال جلسہ سالانہ ملتوی ہونے پر موصوف کو بہت افسوس ہوا۔ چندوں میں بڑھ چڑھ حصہ لینے کے علاوہ عطایا جات میں بھی پیش پیش رہتے تھے۔ ہر سال کئی غریب بچیوں کی شادی خود اپنے خرچہ پر کروایا کرتے تھے۔ یا ایک کثیر رقم یتیم بچیوں کی شادیوں کیلئے دیا کرتے تھے۔ بلا لحاظ مذہب و ملت جب بھی کوئی شخص امداد کیلئے اُن کے پاس آیا تو وہ کبھی مایوس ہو کر نہیں لوٹا۔

مبلغین اور معلمین کرام یا مرکزی نمائندگان اور واقفین زندگی کا بہت احترام کیا کرتے تھے۔ اُن کی مہمان نوازی اور خدمت کر کے تسکین قلب محسوس کیا کرتے تھے۔ اپنے گھر پر کام کرنے والے خادمین اور خادمات کے ساتھ اپنے بچوں جیسا پیار کا سلوک کیا کرتے تھے۔ اُن کی ضرورتوں کا خاص خیال رکھتے تھے۔

موصوف مرحوم ایک مخلص باعمل احمدی تھے۔ اُن کے اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے اس علاقہ کے تمام احمدیوں میں قابلِ فخر وجود تھے۔ موصوف صوم و صلوٰۃ کے پابند اور نماز تہجد کے علاوہ پنج وقتہ نمازیں بروقت ادا کیا کرتے تھے۔ ہمیشہ خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے پہلی صف میں کھڑے رہتے تھے۔ جو بھی رحیم بھائی سے ایک بار ملاقات کرتا وہ کبھی اُنہیں بُھلا نہیں سکتا تھا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ بھوبنیشور میں وفات ہونے کی وجہ سے وہیں احمدیہ قبرستان میں مؤرخہ 5 راگست 2020ء موصوف کی تدفین ہو چکی ہے۔

پسماندگان میں موصوف کی اہلیہ محترمہ اور دو بیٹیاں اور ضعیف والدہ محترمہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

موجودہ وباءCovid-19کے تناظر میں

لئیق احمد ڈار
مربی سلسلہ نظارت علیا قادیان

موجودہ کووڈ-19 کی وباء نے سارے عالم میں تہلکہ برپا کیا ہوا ہے اوراس تباہی کو عالمی شکل دینے میں اور ایک جگہ سے دوسری جگہ اس بیماری کے وائرس کو پہنچانے کا سارا قصور خود ہمارا ہے اور ہماری کارروائیوں کا نتیجہ ہے۔اگرچہ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ یہ قدرت کا ایک فعل ہے جو اسکے غضب کا عکاس ہے اور ہمیں اس کی طرف رجوع کرنے کیلئے دعوت فکر دیتا ہے۔

آج سائنس کی دُنیا تگ ودو میں ہے کہ جلد تر اس وباء سے چھٹکارے کیلئے کوئی علاج دریافت کیا جائے اور Vaccines بنائے جارہے ہیں اور Trials بھی ہورہی ہیں اور وہ قدغنیں لگائی جارہی ہیں جس سے اس کے پھیلاؤ اوراس کے اثرات کو محدود کیا جاسکے اور نت نئے طریق حفاظت اور پرہیز کے بتلائے جاتے ہیں جس کی پابندی کرنا ہر ایک پرفرض ہے۔اسباب سے استغناء خلاف فطرت وشریعت اور کلیۃً اسباب پر تکیہ بھی درست نہیں ہے۔

بہرحال حکومتیں اور مختلف ایجنسیاں پریشان ہیں کہ کیا کیا جائے اور کیا نہ کیا جائے۔نفسانفسی اور قیامت خیر مناظر بھی اس دوران دیکھنے کو ملے جس سے حسرت ہوتی اور انا للہ وانا الیہ راجعون کے سوا اور کیا کہا جاسکتا ۔خداترس لوگ مسبب الاسباب خداتعالیٰ کی طرف مزید جھک رہے ہیں اوراس کے دریائے رحمت سے اُمیدوار ہیں۔

چنانچہ دُوررس اور وسیع النظر لوگ اس عالمی سانحہ کو قیامت کا ایک نمونہ تصور کرسکتے ہیں جو بے جا نہیں۔اللہ تعالیٰ جلد اپنا فضل کرے اور انسانیت کو اس وباء سے نجات عطا فرمائے تاکہ زندگی اپنے معمول پر آجائے۔

انسان تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے جو اشرف المخلوقات کہلاتے ہیں۔ ان کی اکثریت اللہ تعالیٰ کو ماننے والی ہیں لہٰذا ہر ایک کو دعا کرنی چاہیئے اور اللہ تعالیٰ کی آواز جو مختلف مذاہب اور لبادوں میں ہر ایک کے پاس کسی نہ کسی ذریعہ سے پہنچ رہی ہے، پر لبیک کہتے ہوئے اس سے رحمت کے طلبگار رہوں۔

ہم احمدی مسلمانوں کی تو خاص طور سے یہ ذمہ داری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور کل عالم کو اپنی رحمتوں اور فضلوں سے نوازے اور اپنے غیظ اور غضب سے بچائے۔ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبات میں اسطرف احباب جماعت کو بار بار توجہ دلا رہے ہیں۔

آخری زمانہ کے بارہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے شمار پیشگوئیاں موجود ہیں کہ آخری زمانہ کے کس طرح کے حالات ہوں گے اور کیا کچھ رونما ہوگا وغیرہ۔چنانچہ صحت عامہ کے سلسلہ میں جو پیشگوئیاں ہیں اس حوالہ سے ایک موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

’’صحت عامہ کے متعلق ایک یہ بات بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے کہ اس وقت ایک بیماری ہوگی جو ناک سے تعلق رکھے گی جس سے کثرت سے لوگ مرجائیں گے۔

(مسلم کتاب الفتن باب ذکرالدجال)

یہ بیماری بھی پیدا ہوچکی ہے جسے طبی اصطلاح میں انفلوئنزا کہتے ہیں اس بیماری سے 1918ء میں دوکروڑ آدمی دنیا بھر میں مرگئے۔حالانکہ پنج سالہ جنگ عالمگیر میں صرف ساٹھ لاکھ کے قریب آدمی مرا تھا ،گویا کُل دنیا کی آبادی کا ڈیڑھ فیصدی حصہ اس بیماری سے فنا ہوگیا اور دنیا کو یہ بیماری قیامت کا یقین دلا گئی۔کیونکہ لوگوں نے دیکھ لیا کہ اللہ تعالیٰ چاہے تو اس کیلئے دنیا کا خاتمہ کردینا کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔‘‘

(کتاب دعوت الامیر صفحہ 122)

تو آج کی وباء کے حالات قیامت کا یقین دلانے کیلئے کیا کچھ کم ہیں!اللہ تعالیٰ ہم سب کا انجام بخیر کرے۔ وقت کا مامور اور اس کا خلیفہ(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) دنیا کو کب سے متنبہ کررہا ہے کہ اپنے اطوار

بقیہ حصہ صفحہ 19 پر ملاحظہ فرمائیں

تعارف کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام

روحانی خزائن جلد نہم

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

پیغام برائے کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن مؤرخہ 10 راگست 2008ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”عزیزو! یہی وہ چشمۂ رواں ہے کہ جو اس سے پیئے گا وہ ہمیشہ کی زندگی پائے گا اور ہمارے سید و مولا حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی یُفِیْضُ الْمَالَ حَتّٰی لَا یَقْبَلَهٗ اَحَدٌ (ابن ماجہ) کے مطابق یہی وہ مہدی ہے جس نے حقائق و معارف کے ایسے خزانے لُٹائے ہیں کہ انہیں پانے والا کبھی ناداری اور بے کسی کا منہ نہ دیکھے گا۔ یہی وہ روحانی خزائن ہیں جن کی بدولت خدا جیسے قیمتی خزانے پر اطلاع ملتی ہے اور اس کا عرفان نصیب ہوتا ہے۔ ہر قسم کی علمی اور اخلاقی، روحانی اور جسمانی شفا اور ترقی کا زینہ آپ کی یہی تحریرات ہیں۔ اس خزانے سے منہ موڑنے والا دین و دنیا، دونوں جہانوں سے محروم اُٹھنے والا قرار پاتا ہے اور خدا کی بارگاہ میں متکبر شمار کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ ”جو ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا۔ اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے۔“ (سیرت المہدی جلد اول حصہ دوم صفحہ ۳۶۵)

گزارش: یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ آج ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ آن لائن جماعتی ویب سائٹ www.alislam.org پر کر سکتے ہیں اور آڈیو بھی سن سکتے ہیں۔ جو دوست اُردو پڑھنا نہیں جانتے وہ آن لائن انگریزی میں بھی مطالعہ کر سکتے ہیں۔ نیز سیدنا حضور انور کے ارشاد پر جماعتوں میں قائم لائبریریوں سے استفادہ کرتے ہوئے روحانی خزائن کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔ احباب کو اس طرف توجہ اور دلچسپی پیدا ہونے کیلئے روحانی خزائن کے جلدوں کا مختصر تعارف پیش کرنے کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ احباب جماعت استفادہ کریں گے۔ (نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

روحانی خزائن کی جلد (9) نہم 492 صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کل چھ کتب شامل ہیں۔

(1) انوار الاسلام:

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی یہ تصنیف لطیف 1894ء کی ہے اور روحانی خزائن جلد نمبر 9 کے صفحہ نمبر 01 تا 126 پر مشتمل ہے۔

اس کتاب کی وجہ تصنیف یہ ہے کہ امرتسر میں منعقدہ جنگ مقدّس کے اختتام پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ آتھم پندرہ ماہ کے عرصہ میں ہاویہ میں گرایا جائے گا بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔ جب پیشگوئی کی میعاد پندرہ ماہ گذر گئی اور آتھم نہ مرا اور اللہ تعالیٰ نے حسب پیشگوئی رجوع الی الحق کی وجہ سے اُسے مہلت عطا فرمائی تو عیسائیوں نے اس پر بڑی خوشیاں منائیں اور اُسے عیسائیت کی فتح سمجھ کر 6 دسمبر 1894ء کو امرتسر میں آتھم کا جلوس بھی نکالا۔ یہ مقابلہ درحقیقت اسلام اور عیسائیت کا تھا جیسا کہ خود مسیحی اخبار نور افشاں نے بھی لکھا تھا۔ (نور افشاں 20 دسمبر 1894ء)

لیکن اس کے باوجود بعض بے غیرت ملّاؤں اور اُن کے متبعین نے عیسائیوں کے ساتھ مل کر شور و غل اور استہزاء میں برابر کا حصہ لیا اور پیشگوئی کے پورا نہ ہونے کا شور مچایا اور اس پر اعتراضات کئے۔ گندے اور گالیوں سے پُر دل آزار اشتہارات نکالے اور حد درجہ بدزبانی سے کام لیا۔ چنانچہ پندرہ ماہ گذرتے ہی 5 ستمبر 1894ء کو آپؑ نے رسالہ انوار الاسلام تحریر فرمایا۔ جس میں آپؑ نے لکھا۔

”میرے مباحثات اسلام کی تائید میں تھے نہ میرے مسیح موعود ہونے کی بحث میں غایت درجہ میں اُن کے خیال میں کافر تھا یا شیطان تھا یا دجّال تھا لیکن بحث تو جناب رسول اللہ صلعم کی صداقت اور قرآن کریم کی فضیلت کے بارہ میں تھی“ (انوار الاسلام، رخ ج9 ص 24)

(2)مِنن الرحمٰن:

یہ تصنیف مبین جلدنہم کے صفحہ 127 تا 248 پر مشتمل ہے۔حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کادل مسلمانوں کی بے مہری اورمخالفین اسلام کے حملوں کی وجہ سے بےقرار ہواتوآپؑ نے نہایت عاجزی سے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ۔جسے اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا۔چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں۔’’میں...اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا تھا کہ مجھے معرفت کی راہ دکھلاوے اورظالموں پر میری حجت پوری کرے تو قرآن شریف کی ایک آیت میری آنکھوں کے سامنے چمکی اورغور کے بعد مَیں نے اُسے علوم کا خزانہ اوراسرار کا دفینہ پایا۔...۔وہ آیت یہ تھی۔ وَ كَذٰلِكَ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا...الخ(الشوریٰ:8)اس آیت کے متعلق مجھ پر کھولا گیا کہ یہ آیت عربی زبان کے فضائل پر دلالت کرتی ہے اوراشارہ کرتی ہے کہ عربی زبان تمام زبانوں کی اورقرآن مجید تمام پہلی کتابوں کی ماں ہے اور یہ کہ مکہ مکرّمہ اُمّ الارضین ہے۔‘‘

(مِنن الرحمٰن۔روحانی خزائن جلد9صفحہ 183)

ماہرین لسانیات نے زبانوں کومختلف آٹھ خاندانوں میں تقسیم کیا ہے۔اوراُن کاخیال ہے کہ عربی زبان سامی خاندان سے نکلی ہے۔(ضیائے اُردومصنفہ ضیاء المصطفیٰ مصباحی صفحہ 63)لیکن اس عظیم الشان تصنیف کے ذریعہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے عربی کوام الالسنہ قراردے کر عالَمِ لسانیات میں ایک تہلکہ مچادیا۔آپؑ نے اس کتاب میں عربی زبان کی فوقیت کے دلائل مبسوط طور پر لکھ دئے۔

(1)عربی کی مفردات کا نظام کامل ہے(2)عربی اعلیٰ درجہ کی وجوہ تسمیہ پر مشتمل ہے جوفوق العادت ہیں(3)عربی کا سلسلہ اطراد مواداتم اوراکمل ہے(4)عربی تراکیب میں الفاظ کم اورمعانی زیادہ ہیں(5)عربی زبان انسانی ضمائر کا پورا نقشہ کھینچنے کیلئے پوری پوری طاقت اپنےاندررکھتی ہے۔

اِن کمالات کوکسی اورزبان میں ثابت کرنے والے کیلئے آپؑ نے پانچ ہزارروپے کاانعامی اشتہاربھی جاری فرمایا۔

یہ کتاب دیگرمصروفیات کی وجہ سے نامکمل رہ گئی تھی ۔اس لئے 1915ءمیں جس حالت میں موجودتھی اُسی حالت میں شائع کی گئی۔

(3)ضیاء الحق:

یہ تصنیف لطیف جلدنہم کے صفحہ 249 تا 323 پر مشتمل ہے۔جوکہ 1895ء میں شائع ہوئی۔

آتھم کے رجوع سے متعلق ہونے والے الہامات کوآپؑ نے اس رسالہ میں درج فرما کرقرائن قویّہ سے آتھم کے رجوع بحق ہونے کوثابت کیا۔ پھرآپؑ نے یہ اشتہاربھی دیا کہ اگرآتھم مقررہ الفاظ میں قسم کھائے تو ایک ہزارروپیہ دیاجائے گا۔دوسرے اشتہار میں دوہزار،تیسرے اشتہار میں تین ہزاراورچوتھے اشتہار میں چارہزارروپے کااعلان فرمایا۔

’’اگرتاریخ قسم سے ایک سال تک زندہ سالم رہاتووہ اُس کا روپیہ ہوگا اورپھراس کے بعد یہ تمام قومیں مجھ کو جوسزا چاہیں دیں۔اگرمجھ کو تلوار سےٹکڑےٹکڑے کریں تومَیں عذرنہیں کروں گا۔‘‘

(ضیاءالحق۔روحانی خزائن جلد9صفحہ 316)

مگرآتھم نےقسم کھانے سے گریز کی ۔جس سے اُس کا جھوٹا ہونا اوررجوع بحق کی وجہ سے اُس کاہاویہ سے وقتی طور پربچ جانا ثابت ہوا۔ بالآخر پادری عبداللہ آتھم الٰہی قہرکانشانہ بنتے ہوئے ہاویہ کا شکارہوا۔ اور یہ پیشگوئی بڑی آب وتاب سے پوری ہوئی۔

(4)نورالقرآن 1:

یہ تصنیف لطیف جلدنہم کے صفحہ 324 تا 372 پر مشتمل ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ارادہ فرمایا تھا کہ راہ راست کے جاننے اورسمجھنے کیلئے سچا فلسفہ اور دلوں کوتسلی دینے اور روح کوسکینت اورآرام بخشنے والے اورایمان کوعرفان عطا کرنے والے قرآن کریم کے روحانی کمالات لوگوں پر ظاہر کرنے کیلئے ایک رسالہ بنام نورالقرآن جاری فرمائیں۔

اس کیلئے آپ نے پہلانمبرتین ماہ یعنی بابت ماہ جون، جولائی، اگست 1895ء شائع فرمایا۔جس میں قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کی نبوت پر دلائل قاطعہ وبراہین ساطعہ تحریرفرمائے۔پھرآپؑ نے شراب پینے کے پانچ اوقات(1)جاشریہ صبح قبل طلوع آفتاب کی شراب ہے۔(2)صبوح جوبعدطلوع کے شراب پی جاتی ہے۔ (3)غبوق جوظہراورعصرکی شراب کا نام ہے(4)قیل جودوپہرکی شراب کا نام ہے(5)فحم جورات کی شراب کا نام ہے۔اسلام نے اِن کےعوض پانچ نمازیں مقررکرنے کا بھی ذکرفرمایاہے۔

اس رسالہ کے ابتداء میں ہی حضور علیہ السلام نے کتاب منن الرّحمٰن کے بارے میں ایک اشتہار بھی شائع فرمایا۔

(5) نورالقرآن 2:

یہ تصنیف لطیف جلد نہم کے صفحہ 373 تا 458 پر مشتمل ہے۔قرآن کریم کے کمالات کے اظہار کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعودؑ نے دوسرا رسالہ بابت ماہ ستمبر تا دسمبر 1895ء اور جنوری تا اپریل 1896ء شائع فرمایا۔ جس میں پادری فتح مسیح سکنہ فتح گڑھ ضلع گورداسپور کے دو خطوط کا جواب تحریر فرمایا ہے۔جن میں اس کورِباطن پادری نے حضرت محمد مصطفیٰؐ کو گالیاں دیتے اور بے جا اعتراضات کرتے ہوئے نعوذ باللہ آپؐ پر زنا کی تہمت لگائی تھی۔آپؑ نے اس رسالہ میں تحریر فرمایا کہ قیصر روم عیسائی بادشاہ نے آنحضرتؐ کی بے حد تحریم و توقیر کی تھی۔اور کہا تھا کہ اگر مجھے یہ سعادت حاصل ہو سکتی کہ مَیں اس عظیم الشان نبی کی صحبت میں رہ سکتا تو مَیں آپ کے پاؤں دھویا کرتا۔افسوس کہ نور القرآن کا یہ سلسلہ جاری نہیں رہ سکا۔چونکہ دیگر مشاغل کے علاوہ آپؑ کی دیگر کتب سے بھی نورالقرآن کے مقاصد پورے ہو رہے تھے۔

(6) معیار المذاھب:

یہ تصنیف لطیف جلد نہم کے صفحہ 459 تا 492 پر مشتمل ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے اس کتاب کو یکم دسمبر 1895ء کو تحریر فرمایا ہے۔ اس مختصر رسالہ میں آپؑ نے فطرتی معیار کے لحاظ سے مختلف مذاہب کا مقابلہ کیا ہے۔خصوصاً آریہ مذہب اور عیسائی مذہب اور اسلام کی خداتعالیٰ کے متعلق تعلیم کا موازنہ کرکے بتایا ہے کہ صحیح اور فطرت کے مطابق عقیدہ وہی ہے جو اسلام نے پیش کیا۔اور اس رنگ میں دوسرے مذاہب پر آپؑ نے اسلام کی تعلیم کی برتری اور فوقیت ثابت کی ہے۔ عرش کی جامع تفسیر کرتے ہوئے آپؑ نے فرمایا۔عرش سے مراد خدا مبدء ہے ہر ایک فیض کا اور مرجع ہے ہر ایک چیز کا اور مسجود ہے ہر یک مخلوق کا اور سب سے اونچا ہے اپنی ذات میں اور صفات میں اور کمالات میں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرکے کماحقہٗ استفادہ کرنے کی توفیق دے۔آمین

(نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ قادیان)

100 سال قبل

ستمبر 1920ء

مَڈغاسکر میں احمدیت کا نفوذ:

سیکرٹری صاحب انجمن احمدیہ ماریشس لکھتے ہیں کہ ہمارے دو احمدی تاجر ماریشس کے قریب موجود ایک بہت بڑا جزیرہ مڈغاسکر تجارت کیلئے گئے ہیں۔وہاں اب تک احمدیت نہیں پہنچی۔ اس واسطے ان دونوں احمدیوں کو بہت سے چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ فرانسیسی زبان میں دئے گئے ہیں تا وہاں جا کر لوگوں میں تقسیم کریں۔خدا کرے وہاں بھی بہت جلد ہمارا ایک مشن قائم ہو جائے۔

(الفضل 30 ستمبر 1920ء صفحہ 2)

(نوٹ:۔الحمدللہ کہ اب مڈغاسکر میں احمدیت کا نفوذ ہو چکا ہے اور مشن بھی قائم ہے۔مبلغ سلسلہ بھی متعین ہیں۔ادارہ)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اےؓ کی نظم:

مسجد فضل لندن کی سنگ بنیاد پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اےؓ کی ایک نظم شائع ہوئی ہے۔حسن اتفاق ہے کہ آپؓ نے مطلع میں لفظ ''مسرور'' لکھا ہے۔اس وقت ہمارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اسم گرامی ''مسرور'' ہے۔جن کا قیام لندن میں ہے۔اِس نظم کا مطلع اور مقطع درج ذیل ہیں۔

آج دل مسرور ہے اپنا طبیعت شاد ہے
مسجد لندن کی رکھی جارہی بنیاد ہے
اب ترانہ ہوچکا روز جزا بھی یاد کر
اے بشیرؔ خستہ جاں قول بلیٰ بھی یاد کر

(الفضل 27 ستمبر 1920ء صفحہ 2)

انجمن احمدیہ بٹالہ کا جلسہ:

مؤرخہ 18، 19 ستمبر 1920ء کو انجمن احمدیہ بٹالہ کا جلسہ شیخ عبدالرشید صاحب تاجر و پریزیڈنٹ احمدیہ بٹالہ کے کارخانہ میں منعقد ہوا۔مکرم حافظ روشن علی صاحب نے ''اسلام اور دیگر مذاہب'' کے عنوان پر تقریر کی۔(ایضاً)

اخبارِ مجالس

ناظمین کرام کیرالہ کے ساتھ اجلاس:

مؤرخہ 23 اگست 2020ء کو محترم مولانا عطاء المجیب لون صاحب صدر مجلس انصاراللہ بھارت نے بذریعہ گوگل میٹ ناظمین وزعماء کرام صوبہ کیرالہ کے ساتھ ایک اجلاس منعقد کیا۔جس میں ناظمین وزعماء کے ساتھ مجلس کی کارکردگی اور مقامی حالات کے مطابق مجلس کے کاموں کو حکمت عملی کے ساتھ سرانجام دینے کے سلسلہ میں مشورہ کیا گیا نیز کرونا وباء کی وجہ سے حکومتی ہدایات کو بھی ملحوظ رکھنے اور ہر ماہ رپورٹ بروقت ارسال کرنے کی ہدایات دی گئیں۔سوشل میڈیا کے ذریعہ تبلیغی،تربیتی پروگراموں کے ساتھ ساتھ خدمت خلق کے کاموں میں حصہ لینے اور چندہ مجلس انصاراللہ بھی وصول کرتے ہوئے مرکز کو بھجوانے کیلئے راہنمائی کی گئی ہے۔اس موقع پر مکرم ایچ شمس الدین صاحب قائد اشاعت مجلس انصاراللہ بھارت نے ترجمانی کے فرائض سرانجام دئے۔اللہ تعالیٰ اس اجلاس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔آمین

ناظمین کرام تامل ناڈو کے ساتھ اجلاس:

مؤرخہ 30 اگست 2020ء کو محترم مولانا عطاء المجیب لون صاحب صدر مجلس انصاراللہ بھارت نے بذریعہ گوگل میٹ ناظمین وزعماء کرام صوبہ تامل ناڈو کے ساتھ ایک اجلاس منعقد کیا۔جس میں ناظمین وزعماء سے اُن کے اضلاع کی کارکردگی کے سلسلہ میں معلومات حاصل کئے گئے۔نیز اُنہیں بتایا گیا کہ کرونا وباء کی وجہ سے حکومتی ہدایات کو ملحوظ رکھتے ہوئے مجلس کے کاموں کو حتی المقدور سرانجام دینے کی کوشش کریں۔اور ماہانہ کارگزاری رپورٹ بروقت ارسال کرنے کی اہمیت وضرورت بھی بتائی گئی کہ مجالس سے آمدہ رپورٹوں کی روشنی میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں مجلس انصاراللہ بھارت کی طرف سے رپورٹ بھجوائی جاتی ہے۔جس سے ہمیں حضور انور کی دعائیں ملتی ہیں۔اس موقع پر مکرم عطاء المغنی صاحب مبلغ سلسلہ نے ترجمانی کے فرائض سرانجام دئے۔اللہ تعالیٰ اس اجلاس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔اور ہمیں حضور انور کے منشاء مبارک کے مطابق مجلس کی خدمات بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

(ڈاکٹر جاوید احمد لون،قائد عمومی مجلس انصاراللہ بھارت)

مجلس شکرآباد،نگرہ:

مجلس انصاراللہ شکرآباد نگرہ (ضلع بیربھوم،صوبہ بنگال) کی طرف سے ماہ اگست 2020ء میں شجرکاری کا پروگرام منعقد کیا گیا۔جس میں پچاس درخت لگائے گئے اور چار انصار شامل ہوئے۔

(عبدالمؤمن،زعیم مجلس انصاراللہ شکرآباد نگرہ۔بنگال)

مجلس انصاراللہ ضلع جموں،ڈوڈہ

مؤرخہ یکم اور 16/ اگست 2020ء کو تمام زعماء کے ساتھ بذریعہ فون ایک میٹنگ منعقد کی گئی اور مجلس کے کاموں کو موقع ومحل کی مناسبت سے کئے جانے کے سلسلہ میں باہم مشورہ ہوا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے اراکین انصاراللہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ اپنے اپنے گھروں میں نماز باجماعت،تلاوت قرآن کریم کی پابندی کررہے ہیں۔

(گوہر حفیظ فانی۔ناظم مجلس انصاراللہ ضلع جموں،ڈوڈہ،کشمیر)

مساعی مجلس انصاراللہ ماتھرا:

مجلس انصاراللہ ماتھرا (ضلع کولم،صوبہ کیرالہ) کی طرف سے ماہ اگست 2020ء میں مبلغ -/2780 روپے غرباء میں تقسیم کرکے مالی تعاون کیا گیا۔ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو گھروں میں نماز تہجد باجماعت ادا کی جارہی ہے۔مسجد کی چاردیواری کا کام چل رہا ہے۔جس میں انصار وقار عمل کے ذریعہ تعاون کررہے ہیں۔

(انیس محمد،زعیم مجلس انصاراللہ ماتھرا،کیرالہ)

مساعی مجلس انصاراللہ درہ دلیاں:

مجلس انصاراللہ درہ دلیاں ضلع پونچھ کی طرف سے ماہ اگست 2020ء میں چھ ضرورتمندوں کو کھانا کھلایا گیا اور مبلغ (400) چارسو روپے غرباء و مستحقین میں تقسیم کئے گئے ہیں۔

(منظور حسین،زعیم مجلس انصاراللہ درہ دلیاں،کشمیر)

جلسہ سیرۃ النبیﷺ مجلس انصاراللہ امام نگر:

مجلس انصاراللہ امام نگر،ضلع بیربھوم،صوبہ ویسٹ بنگال کی طرف سے حکومتی قواعد کو ملحوظ رکھتے ہوئے مؤرخہ 10/ اگست 2020ء کو جلسہ

سیرۃ النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ جس میں کل (20) انصار شامل ہوئے۔ اور دو غیر از جماعت مہمان بھی تشریف لائے۔

(عبدالحمید، زعیم مجلس انصاراللہ امام نگر، بنگال)

مساعی مجلس انصاراللہ آسنور، کشمیر:

ماہ مارچ 2020ء میں 50 ضرورتمندوں کو کھانا کھلایا گیا اور دو وقار عمل کئے گئے۔ جس میں مسجد کے اوپر سے برف ہٹایا گیا ہے۔ نیز ایک شجرکاری کا پروگرام بھی منعقد ہوا۔ نیز غرباء اور مستحقین کی امداد چاول کی صورت میں کی گئی ہے۔

(غلام علی نائک، زعیم مجلس انصاراللہ آسنور، کشمیر)

جلسہ سیرۃ النبی ﷺ دھنول:

مجلس انصاراللہ دھنول (ضلع آگرہ) کی طرف سے مؤرخہ 23/اگست 2020ء کو حکومتی پابندیوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایک جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد کیا گیا ہے۔ جس میں (18) اراکین انصاراللہ اور چار غیر از جماعت مہمانان کرام شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اس اجلاس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔ اس موقع پر مجلس کی طرف سے مسجد کی صفائی کیلئے ایک وقار عمل بھی کیا گیا ہے۔ جس میں بیس انصار شریک ہوئے۔ الحمدللہ۔ (ریاض احمد۔ زعیم مجلس انصاراللہ دھنول، اُترپردیش)

تربیتی اجلاس مجلس انصاراللہ چنئی:

ماہ اگست 2020ء میں مجلس انصاراللہ چنئی (صوبہ تامل ناڈو) کی طرف سے آن لائن کے ذریعہ ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مکرم سی شمیم احمد صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ بھارت برائے جنوبی ہند نے کی۔ موصوف نے اپنے صدارتی خطاب میں مجلس کے کاموں کو مزید بہتر رنگ میں کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء مبارک کے مطابق مجلس کی خدمات بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(اے عمر، ناظم انصاراللہ ضلع چنئی، تامل ناڈو)

جلسہ سیرۃ النبیؐ مجلس انصاراللہ رامپورہاٹ:

مجلس انصاراللہ رامپورہاٹ، ضلع بیربھوم، صوبہ ویسٹ بنگال کی طرف سے حکومتی قواعد کو ملحوظ رکھتے ہوئے مؤرخہ 18/اگست 2020ء کو جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ جس میں تین انصار اور دو غیر از جماعت مہمان بھی شامل ہوئے۔ اس موقع پر ایک وقار عمل بھی منعقد کیا گیا ہے۔ جس میں تین انصار شریک ہوئے۔ الحمدللہ۔

(روح الامین، زعیم مجلس انصاراللہ رامپورہاٹ، بنگال)

مساعی مجلس انصاراللہ پَتَہ پرِیَم:

مجلس انصاراللہ پتہ پریم، صوبہ کیراکہ کی طرف سے ماہ اگست 2020ء میں (40) چالیس ضرورتمندوں کو کھانا کھلایا گیا۔ غرباء و مستحقین میں -/11000 روپے کی امداد تقسیم کی گئی۔ ایک انتہائی نادار شخص کو نئے کپڑے دلوائے گئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین (مصدق احمد، زعیم مجلس انصاراللہ پتہ پریم)

خصوصی اجلاس برائے قیام نماز شان شور:

مؤرخہ 19/اگست 2020ء کو حکومتی قواعد کی پابندی کرتے ہوئے قیام نماز کے سلسلہ میں ایک خصوصی اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں توجہ دلائی گئی ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ کی ہدایات کی روشنی میں اراکین انصاراللہ اپنے اہل و عیال کے ساتھ گھروں میں باقاعدگی سے نماز باجماعت کا اہتمام کریں۔ (زعیم مجلس انصاراللہ شان شور، بنگال)

مساعی مجلس انصاراللہ قادیان:

مجلس انصاراللہ قادیان کی طرف سے محلہ مسرور میں مقیم مدھیہ پردیش کے ایک ضرورتمند مزدور کو ایک سائیکل بطور عطیہ دی گئی ہے۔ جس میں مکرم امتیاز علی صاحب تاجی نے خصوصی تعاون دیا ہے۔

(شیخ ناصر وحید، زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ قادیان)

مساعی مجلس انصاراللہ ٹریوینڈرم:

مجلس انصاراللہ ٹریوینڈرم، صوبہ کیرالہ کی جانب سے ماہ اگست 2020ء میں -/12100 روپئے غرباء و مستحقین میں تقسیم کئے گئے ہیں۔ (ایم ایم حسین، زعیم مجلس انصاراللہ ٹریوینڈرم، کیرالہ)

تربیتی اجلاس مجلس انصاراللہ چیلاکرہ:

ماہ اگست 2020ء میں مجلس انصاراللہ چیلاکرہ، صوبہ کیرالہ کی طرف سے ایک تربیتی اجلاس بذریعہ آن لائن منعقد کیا گیا۔

(زعیم مجلس انصاراللہ چیلاکرہ، کیرالہ)

پتہ:		طالب دعا:
بنگلور کرناٹک فون نمبر: 9945433262	حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ”یادرکھو ہدایت تو اُن کو ہوتی ہے جو تعصب سے کام نہیں لیتے وہ لوگ فائدہ نہیں اُٹھاتے جو تدبر نہیں کرتے“	بی ایم خلیل احمد ابن محترم بی ایم بشیراحمد صاحب مرحوم ابن محترم موسیٰ رضا صاحب مرحوم و فیملی

”مَیں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف ایسی کامل اور جامع کتاب ہے کہ کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی“ (ملفوظات جلد4 صفحہ 610)
(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

ZISHAN AHMAD AMROHI (Prop.)	ADNAN TRADING CO. TENDUPATTA AND TOBACCO SUPLIER Amroha-244221 (U.P.)	Mobile 7830665786 9720171269

”خدا کا دامن پکڑنے والا کبھی محتاج نہیں ہوتا اُس پر کبھی بُرے دن نہیں آسکتے“ (ملفوظات جلد3 صفحہ 263)
(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

::طالبِ دُعا:: شیخ غلام مسیح، زیب النساء	BHADRAK ODISHA Ph.09437060325	::منجانب:: شیخ غلام احمد

”تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کے ادا کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہیئے“ (ملفوظات جلد4 صفحہ 607)
(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

K.Saleem Ahmad	City Hardware Store 89 station road radhanagar chrompet chennai - 600044	Ph. 9003254723 email: ksaleemahmed.city@gmail.com

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا ☆ نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے (دُرّثمین)
طالب دُعا: سیٹھ محمد بشیر و اہل و عیال

M/S : BASHEER & COMPANY VADDEMAN H.O. HYDRABAD (T.S.)

"خدا کا دامن پکڑنے والا کبھی محتاج نہیں ہوتا اُس پر کبھی بُرے دن نہیں آسکتے" (ملفوظات جلد 3 صفحہ 263)
(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

R.N.Nagar
Post. SORO
Dist.BALASORE-ODISHA
Pin-756045

BANTY SHOE CENTRE

::طالبِ دُعا::
سراج خان

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں
فون نمبر: 1800 103 2131
وقت صبح 8:30 تا رات 10:30 (تعطیل: جمعۃ المبارک)

Prop: Sk. Ishaque

Phangudubabu	:	7873776617
Tikili	:	9777984319
Papu	:	9337336406
Lipu	:	9437193658

Faizan fruits traders
Near Railway Gate, Soro
Balasore, Odisha - 756045

برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے
منجانب: سیٹھ وسیم احمد
مجلس انصاراللہ چنتہ کنٹہ، تلنگانہ

اِنَّ رَبَّکَ یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَیَقۡدِرُ ؕ اِنَّہٗ کَانَ بِعِبَادِہٖ خَبِیۡرًۢا بَصِیۡرًا ﴿۳۱﴾ (بنی اسرائیل: 31)

LUCKY BATTERY CENTRE
BATTERY & DIGITAL INVERTER
Thana Chhak, NH-5 Soro
Balasore, Odisha, Pin 756045
e-mail : abdul.zahoor786@gmail.com
Mob. 09438352786, 06788221786

Sk. Abdul Rahim (SUNGRA)
Ganimat Bibi - 9090900923
Papu Cloth Store
Mobile No. 9438290211
SALEPUR - CUTTACK - ODISHA

Silver screen
image india pvt ltd.
Ad Agency
CREATIVITY IS THE BREATH OF OUR BRAINS..!
WE DO ALL ADVERTISEMENT
No: 7, Pasumarthi Street, Rangarajapuram
Kodambakkam, Chennai - 600 024. India.
E-mail: silverscreenimage@gmail.com
silver_screenimage@yahoo.com
Web: www.silverscreenimage.com
Mobile : 9790896372 / Phone : 044-43598788
PRINT MEDIA
ELECTRONIC MEDIA
POSTER
BROCHURES
FLUX PRINTING
VINAYAL
HORDINGS

PAPU:9337336406
LIPU: 9437193658-9778116653
PAPU LIPU ROAD WAYS
SORO, BALASORE, ODISHA - 756045
ALL INDIA TRUCK SUPPLIER

Taj 9861183707
TAJ METER HOUSE
234. Okilbag, Laxmisagar,Cuttack Road
Bhubaneswar-751006,Odisha.
We also repair digital meter

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے
اس سے ہمیں مخالفین کے اعتراضوں کے جواب بھی ملیں گے
اور قرآن کریم کے علوم کی بھی معرفت ہمیں حاصل ہوگی" (الفضل انٹرنیشنل 2 تا 8 جولائی 2004ء)

{ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز}

پروپرائٹر حمید احمد غوری
فرید انجینیئرنگ ورکس اینڈ رولنگ شٹر حیدر آباد، تلنگانہ

JOTI SOW MILL (P) Ltd. BHADRAK (ODISHA)
JSM
S.A.Quader (Managing Director)
c/o Abdul Qadeer Khan

تکبّر بہت خطرناک بیماری ہے جس انسان میں یہ پیدا ہو جاوے اسکے لئے رُوحانی موت ہے (ملفوظات جلد 4 صفحہ 437)

تبلیغِ دین نشر و ہدایت کے کام پر
مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

طالب دُعا: سیٹھ محمد زبیر
H.No.18-B-140. C/O SONY GROUP
BANDLA GOWDA. CHANDRAYAN GUTTA. HYDERABAD-500005

”میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ تم
خدا تعالیٰ کے احکام کے پورے پابند ہو جاؤ اور
اپنی زندگیوں میں ایسی تبدیلی کرو جو صحابہ کرامؓ نے کی تھی“
(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد 4 صفحہ 468، ایڈیشن 2008، انڈیا)

S.A.Quader
Managing Director

Ph : 230088 (O)
(06784) : 250853 (O)
: 252420 (R)

JMB

JMB RICE MILL (P) Ltd.
Tishal Pur, Rahanja, Bhadrak.

HOTEL HILL VIEW
Your Residence of Coorg
Hill Road, Madikeri, Kodagu,
KARNATAKA, INDIA
Ph:08272 223808, 9901490865

UDUPI THE VEG
Coorg's Prominent Vegetarian Restaurant
Al Wesal Tower, Kohinoor Road, Madikeri,
Coorg (Kodagu), Karnataka, India
Phone:+91-8277526644,+91-8272220144
www.udipitheveg.in

Ph:09622584733 **Ph:09419049823**

”میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں
کہ تکبّر سے بچو کیونکہ تکبّر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں
سخت مکروہ ہے...... ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے
زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبّر ہے۔“ (نزول المسیح صفحہ ۴۰۲)

اِرْشَادَ حَضْرَتْ مَسِيْح مَوعُود عَلَيْهِ الصّلوٰة و السّلّام

طالبِ دُعا:: **DAR FRUIT COMPANY KULGAM**

Shop 73 Fad 40B Fruit Market Kulgam P.O. ASNOOR 192233
Phone No. off. 01931-212789 - 09622584733 - Res. 07298119979